اَبلَق گھوڑے سُوار

شیخِ طریقت، امیرِ اہلسنّت، بانیِ دعوتِ اسلامی حضرتِ علّامہ مولانا ابو بلال

محمد الیاس عطّار قادِری رَضَوی

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ
اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ ؕ بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ؕ

شیطٰن لاکھ سُستی دلائے یہ رسالہ (48 صَفحات) آخر تک پڑھ لیجئے اِنْ شَآءَ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ قُربانی کے مُتعَلِّق کافی معلومات ملیں گی۔

دُرُود شریف کی فضیلت

سرکارِ مدینہ، راحتِ قلب وسینہ، صاحِبِ معطّر پسینہ صَلَّی اللّٰہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کا فرمانِ عافیّت نشان ہے: ''اے لوگو! بے شک بروزِ قِیامت اسکی دَہشتوں اور حساب کتاب سے جلد نَجات پانے والا شخص وہ ہوگا جس نے تم میں سے مجھ پر دنیا کے اندر بکثرت دُرود شریف پڑھے ہوں گے۔'' (اَلْفِردَوس بمأثور الْخطّاب ج۵ ص۲۷۷ حدیث۸۱۷۵)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

اَبلَق گھوڑے سُوار

حضرتِ سیِّدُنا احمد بن اسحٰق عَلَیہِ رَحمۃُ اللّٰہِ الرَّزّاق فرماتے ہیں: میرا بھائی باوجودِ غُربت رِضائے الٰہی کی نِیّت سے ہر سال بَقَرہ عید میں قربانی کیا کرتا تھا۔ اُس کے اِنتِقال

کے بعد میں نے ایک خواب دیکھا کہ قِیامت برپا ہوگئی ہے اور لوگ اپنی اپنی قبروں سے نکل آئے ہیں، یکایک میرا مرحوم بھائی ایک **اَبلَق** (یعنی دورنگے چِتکَبرے) گھوڑے پر سُوار نظر آیا، اُس کے ساتھ اور بھی بَہُت سارے گھوڑے تھے۔ میں نے پوچھا: **یَا اَخِیْ! مَا فَعَلَ اللّٰہُ تَعَالٰی بِکَ؟** یعنی اے میرے بھائی! **اللہ** تَعَالٰی نے آپ کے ساتھ کیا مُعامَلہ فرمایا؟ کہنے لگا: **اللہ** عَزَّوَجَلَّ نے مجھے **بَخش** دیا۔ پوچھا: کس عمل کے سبب؟ کہا: ایک دن کسی غریب بُڑھیا کو بہ نیّتِ ثواب میں نے ایک دِرہم دیا تھا وُہی کام آگیا۔ پوچھا: یہ گھوڑے کیسے ہیں؟ بولا: **یہ سب میری بَقَرہ عید کی قربانیاں ہیں اور جس پر میں سُوار ہوں یہ میری سب سے پہلی قربانی ہے۔** میں نے پوچھا: اب کہاں کا عَزم ہے؟ کہا: جنّت کا۔ یہ کہہ کر میری نظر سے اَوجھل ہوگیا (دُرَّۃُ النَّاصِحِین ص ۲۹۰) **اللہ** عَزَّوَجَلَّ **کی اُن پر رَحمت ہو اور اُن کے صَدقے ہماری بے حساب مغفِرت ہو۔**

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

"اللہ" کے چار حُرُوف کی نسبت سے چار فرامینِ مصطفٰے صلَّی اللہ تعالٰی علیہ والہٖ وسلَّم

﴿1﴾ قربانی کرنے والے کو قربانی کے جانور کے ہر بال کے بدلے میں ایک نیکی ملتی ہے (تِرمِذی ج۳ص ۱۶۲ حدیث ۱۴۹۸) ﴿2﴾ جس نے خوش دلی سے طالبِ ثواب

ہوکرقربانی کی،تو وہ آتَشِ جہنَّم سے حِجاب (یعنی رَوک) ہو جائے گی (اَلْمُعْجَمُ الْکبِیر ج ۳ص ۸۴ حدیث ۲۷۳۶) ﴿3﴾ اے فاطِمہ ! اپنی قربانی کے پاس موجود رہو کیونکہ اِس کے خون کا پہلا قطرہ گرے گا تمہارے سارے گناہ معاف کر دیئے جائیں گے (اَلسّنَنُ الکُبری لِلْبَیْہَقِی ج ۹ ص ۴۷۶ حدیث ۱۹۱۶۱) ﴿4﴾ جس شخص میں قُربانی کرنے کی وُسْعَت ہو پھر بھی وہ قربانی نہ کرے تو وہ ہماری عید گاہ کے قریب نہ آئے۔

(اِبن ماجہ ج۳ص ۵۲۹ حدیث۳۱۲۳)

کیا قرض لیکر بھی قربانی کرنی ہو گی؟

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! جو لوگ قربانی کی اِستِطاعت (یعنی طاقت) رکھنے کے باوُجُود اپنی واجِب قربانی ادا نہیں کرتے، ان کے لیے لمحۂ فکریہ ہے، اوّل یِہی خسارہ (یعنی نقصان) کیا کم تھا کہ قربانی نہ کرنے سے اتنے بڑے ثواب سے محروم ہو گئے مزید یہ کہ وہ گناہ گار اور جہنَّم کے حقدار بھی ہیں۔ **فتاوٰی امجدیہ** جلد 3 صَفحَہ 315 پر ہے: ''اگر کسی پر قربانی واجِب ہے اور اُس وَقت اس کے پاس روپے نہیں ہیں تو قَرض لے کر یا کوئی چیز فروخت کر کے قربانی کرے۔''

پُلصراط کی سُواری

سرکارِ نامدار، مدینے کے تاجدار، بِاِذنِ پَروَردگار دوعالَم کے مالِک ومُختار، شَہَنشاہِ اَبرار صَلَّی اللّٰہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کا فرمانِ خوشبودار ہے: انسان بَقَرہ عید کے دن کوئی

ایسی نیکی نہیں کرتا جو **اللہ** عَزَّوَجَلَّ کوخون بہانے سے زیادہ پیاری ہو، یہ قُربانی قِیامت میں اپنے سینگوں بالوں اور کُھروں کے ساتھ آئے گی اور قربانی کا خون زمین پر گرنے سے پہلے **اللہ** کے ہاں قبول ہو جاتا ہے۔ لٰہذا خوش دِلی سے قُربانی کرو۔ (تِرمِذی ج۳ص۱۶۲ احدیث ۱۴۹۸) **مُحقِّق عَلَی الْاِطلاق ، خاتِمُ المُحَدِّثین** حضرتِ علّامہ **شیخ عبدُ الحقّ مُحدِّث دِہلوی** عَلَیہِ رَحْمَۃُ اللہِ القَوِی فرماتے ہیں: قربانی، اپنے کرنے والے کے نیکیوں کے پلّے میں رکھی جائے گی جس سے نیکیوں کا پلڑا بھاری ہو گا۔ (اشعۃُ اللّمعات ج ۱ ص ۶۵۴) حضرتِ سیِّدُنا علّامہ **علی قاری** عَلَیہِ رَحْمَۃُ اللہِ البارِی فرماتے ہیں: پھر اس کے لئے سُواری بنے گی جس کے ذَرِیعے یہ شخص بآسانی پُلصراط سے گزرے گا اور اُس (جانور) کا ہر عُضْو مالِک (یعنی قُربانی پیش کرنے والے) کے ہر عُضْو (کیلئے جہنَّم سے آزادی) کا فِدیہ بنے گا۔ (مِرقاۃُ المَفاتِیح ج۳ص۵۷۴ تحتَ الحدیث ۱۴۷۰، مراۃ ج ۲ ص ۴۷۵)

قُربانی کرنے والے بال ناخُن نہ کاٹیں

مُفسّرِشہیر حکیمُ الْاُمَّت حضرتِ **مفتی احمد یار خان** عَلَیہِ رَحْمَۃُ الحَنّان **ایک حدیثِ پاک** (جب عَشَرہ آجائے اور تم میں سے کوئی قربانی کرنا چاہے تو اپنے بال و کھال کو بالکل ہاتھ نہ لگائے) کے تحت فرماتے ہیں: ''یعنی جو امیر وُجُوباً یا فقیر نَفلاً قُربانی کا ارادہ کرے وہ **ذُوالحِجّۃِ الحرام** کا چاند دیکھنے سے قربانی کرنے تک ناخُن بال اور (اپنے بدن کی) مُردار کھال وغیرہ نہ کاٹے نہ کٹوائے تا کہ **حاجیوں سے قدرے** (یعنی تھوڑی) **مُشابَہَت** ہو جائے کہ وہ لوگ اِحرام میں حجامت نہیں کرا سکتے اور تا کہ قربانی ہر بال، ناخُن (کیلئے جہنَّم

سے آزادی) کافِدیہ بن جائے۔ یہ حکم اِستِحبابی ہے وُجوبی نہیں (یعنی واجب نہیں، مُستَحَب ہے اور حتَّی الامکان مُستَحَب پر بھی عمل کرنا چاہئے البتّہ کسی نے بال یا ناخن کاٹ لئے تو گناہ بھی نہیں اور ایسا کرنے سے قربانی میں خلل بھی نہیں آتا، قربانی دُرست ہوجاتی ہے) لہٰذا قربانی والے کا حجامت نہ کرانا بہتر ہے لازِم نہیں۔ اِس سے **معلوم ہوا کہ اچھوں کی مُشابہت** (یعنی نقل) **بھی اچّھی ہے۔"**

غریبوں کی قُربانی

مفتی صاحب رَحْمَۃُ اللہِ تعالٰی علیہ **مزید** فرماتے ہیں: "بلکہ جو قربانی نہ کرسکے وہ بھی اس عَشَرہ (یعنی ذُوالحِجّۃِ الحرام کے ابتِدائی دس ایّام) میں حجامت نہ کرائے، بَقَرہ عید کے دن بعدِ نَمازِ عید حجامت کرائے تواِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ (قربانی کا) ثواب پائے گا۔"

(مِراٰۃُالمناجیح ج ۲ ص ۳۷۰)

مُستَحَب کام کیلئے گناہ کی اجازت نہیں

یاد رہے! چالیس دن کے اندر اندر ناخُن تراشنا، بغلوں اور ناف کے نیچے کے بال صاف کرنا ضَروری ہے 40 دن سے زیادہ تاخیر گناہ ہے چُنانچِہ **میرے آقا اعلیٰ حضرت امامِ اہلسنّت مجدِّدِ دِین وملّت مولانا شاہ امام احمد رضا خان** عَلَیہِ رَحْمَۃُ الرَّحْمٰن فرماتے ہیں: یہ (یعنی ذُوالحِجّہ کے ابتِدائی دس دن میں ناخن وغیرہ نہ کاٹنے کا) حکم صرف اِستِحبابی ہے، کرے تو بہتر ہے نہ کرے تو مُضایقہ نہیں، نہ اس کو حکمِ عُدُولی (یعنی نافرمانی) کہہ سکتے ہیں، نہ

قربانی میں نَقص (یعنی خامی) آنے کی کوئی وجہ، بلکہ اگر کسی شخص نے 31 دن سے کسی عُذر کے سبب خواہ بلا عُذر ناخُن نہ تراشے ہوں کہ چاند ذِی الْحِجّہ کا ہوگیا تو وہ اگرچہ قربانی کا ارادہ رکھتا ہو اِس مُسْتَحَب پر عمل نہیں کرسکتا کہ اب دسویں تک رکھے گا تو ناخن تراشوائے ہوئے اکتالیسواں دن ہوجائے گا اور چالیس دن سے زیادہ نہ بنوانا گناہ ہے۔ **فعلِ مُسْتَحَب کے لئے گناہ نہیں کرسکتا۔** (مُلَخّص از فتاوٰی رضویہ ج۲۰ص۳۵۳۔۳۵۴)

قُربانی واجِب ہونے کیلئے کتنا مال ہونا چاھئے

ہر بالِغ ، مُقیم، مسلمان مردو عورت ، مالکِ نصاب پر **قربانی** واجِب ہے۔ (عالمگیری ج۵ص ۲۹۲) **مالکِ نصاب** ہونے سے مُراد یہ ہے کہ اُس شخص کے پاس ساڑھے باوَن تولے چاندی یا اُتنی مالیّت کی رقم یا اتنی مالیّت کا تجارت کا مال یا اتنی مالیّت کا حاجتِ اَصلِیّہ کے علاوہ سامان ہو اور اُس پر **اللہ** عَزَّوَجَلَّ یا بندوں کا اِتنا قَرضہ نہ ہو جسے ادا کر کے ذِکر کردہ نصاب باقی نہ رہے۔ فُقَہائے کرام رَحِمَہُمُ اللّٰہُ السّلام فرماتے ہیں: **حاجتِ اَصلِیّہ** (یعنی ضَروریاتِ زندگی) سے مُراد وہ چیزیں ہیں جن کی عُموماً انسان کو **ضَرورت** ہوتی ہے اور ان کے بِغیر گزراوقات میں شدید تنگی و دُشواری محسوس ہوتی ہے جیسے رہنے کا گھر، پہننے کے کپڑے، سُواری، علمِ دین سے متعلّق کتابیں اور پیشے سے متعلِّق اَوزار وغیرہ۔

(الھدایۃ ج ۱ ص ۹۶) اگر ''حاجتِ اَصلِیَّہ'' کی تعریف پیشِ نظر رکھی جائے تو بخوبی معلوم ہوگا کہ ''ہمارے گھروں میں بے شمار چیزیں'' ایسی ہیں کہ جو حاجتِ اَصلِیَّہ میں داخِل نہیں چُنانچہ اگر ان کی قیمت ''ساڑھے باوَن تولہ چاندی'' کے برابر پہنچ گئی تو **قربانی واجب** ہوگی۔ **میرے آقا اعلیٰ** حضرت، امامِ اہلسنّت مجدِّدِ دین وملّت مولانا شاہ امام احمد رضا خان عَلَیہِ رَحمَۃُ الرَّحمٰن سے **سُوال** کیا گیا کہ ''اگر زید کے پاس مکانِ سُکُونت (یعنی رہائشی مکان) کے علاوہ دو ایک اور (یعنی مزید) ہوں تو اس پر قربانی واجب ہوگی یا نہیں؟'' **الجواب:** واجب ہے، جب کہ وہ مکان تنہا یا اس کے اور مال سے حاجتِ اَصلِیَّہ سے زائد ہو، مل کر چھپّن روپے (یعنی اتنی مالیّت کہ جو ساڑھے باوَن تولے چاندی کے برابر ہو) کی قیمت کو پہنچے، اگرچہ ان مکانوں کو کرائے پر چلاتا ہو یا خالی پڑے ہوں یا سادی زمین ہو بلکہ (اگر) مکانِ سُکُونت اتنا بڑا ہے کہ اس کا ایک حصّہ اس (شخص) کے جاڑے (یعنی سردی اور) گرمی (دونوں) کی سُکُونت (رہائش) کے لئے کافی ہو اور دوسرا حصّہ حاجت سے زیادہ ہو اور اس (دوسرے حصّے) کی قیمت تنہا یا اِسی قسم کے (حاجتِ اَصلِیَّہ) سے زائد مال سے مل کر نصاب تک پہنچے، جب بھی **قربانی واجب** ہے۔

(فتاوٰی رضویہ ج ۲۰ ص ۳۶۱)

وَقت کے اندر شرائط پائے گئے تو ہی قُربانی واجِب ہو گی

مال اور دیگر شرائطِ قُربانی کے ایّام (یعنی 10 ذُوالْحِجّۃِ الْحرام کی صبحِ صادِق سے لیکر 12 ذُوالحِجّۃِ الْحرام کے غروبِ آفتاب تک) میں پائے جائیں جبھی قربانی واجِب ہو گی۔ اِس کا مسئلہ بیان کرتے ہوئے صَدرُالشَّریعہ، بَدرُالطَّریقہ حضرتِ علّامہ مولانا مفتی امجد علی اعظمی عَلَیہِ رَحْمَۃُاللّٰہِ القَوِی ''بہارِ شریعت'' میں فرماتے ہیں: یہ ضَرور نہیں کہ دسویں ہی کو قربانی کر ڈالے، اس کے لیے گنجائش ہے کہ پورے وَقت میں جب چاہے کرے لہٰذا اگر ابتدائے وَقت میں (10 ذُوالْحِجّہ کی صبح) اس کا اَہل نہ تھا وُجُوب کے شرائط نہیں پائے جاتے تھے اور آخِر وَقت میں (یعنی 12 ذُوالحِجّہ کو غروبِ آفتاب سے پہلے) اَہل ہوگیا یعنی وُجُوب کے شرائط پائے گئے تو اُس پر واجِب ہوگئی اور اگر ابتدائے وَقت میں واجِب تھی اور ابھی (قربانی) کی نہیں اور آخِر وَقت میں شرائط جاتے رہے تو (قربانی) واجِب نہ رہی۔

(عالمگیری ج۵ ص۲۹۳)

"قُربانی واجِب ہے" کے بارہ حُرُوف کی نسبت سے قُربانی کے 12 مَدَنی پھول

﴿1﴾ بعض لوگ پورے گھر کی طرف سے صِرف ایک بکرا قُربان کرتے ہیں حالانکہ

بعض اَوقات گھر کے کئی اَفراد صاحِبِ نصاب ہوتے ہیں اور اِس بِنا پر ان ساروں پر قربانی واجِب ہوتی ہے ان سب کی طرف سے الگ الگ قربانی کی جائے۔ایک بکرا جو سب کی طرف سے کیا گیا کسی کا بھی واجِب ادا نہ ہوا کہ بکرے میں ایک سے زیادہ حصّے نہیں ہوسکتے کسی ایک طے شدہ فرد ہی کی طرف سے بکرا قربان ہوسکتا ہے۔

﴿2﴾ گائے (بھینس) اور اُونٹ میں سات قربانیاں ہوسکتی ہیں۔

(عالمگیری ج۵ ص۳۰۴)

﴿3﴾ **نابالغ** کی طرف سے اگرچِہ واجِب نہیں مگر کر دینا بہتر ہے (اور اجازت بھی ضَروری نہیں)۔بالغ اولاد یا زَوجہ کی طرف سے قربانی کرنا چاہے تو اُن سے اجازت طلب کرے اگر ان سے اجازت لئے بِغیر کردی تو ان کی طرف سے واجِب ادا نہیں ہوگا۔**(عالمگیری ج۵ ص۲۹۳، بہارِ شریعت ج۳ ص۴۲۸)** اجازت دو طرح سے ہوتی ہے: (۱) **صَراحۃً** مَثَلاً ان میں سے کوئی واضِح طور پر کہہ دے کہ میری طرف سے قربانی کردو (۲) **دَلالۃً** (UNDER STOOD) مَثَلاً یہ اپنی زَوجہ یا اولاد کی طرف سے قربانی کرتا ہے اور اُنہیں اس کا عِلْم ہے اور وہ راضی ہیں۔

(فتاوٰی اہلسنّت غیر مطبوعہ)

﴿4﴾ **قربانی** کے وَقْت میں قربانی کرنا ہی لازِم ہے کوئی دوسری چیز اس کے قائم مقام

نہیں ہوسکتی مَثَلاً بجائے قربانی کے بکرا یا اُس کی قیمت صَدَقہ (خیرات) کردی جائے یہ ناکافی ہے۔ (عالمگیری ج۵ص۲۹۳، بہارِشریعت ج۳ص۳۳۵)

﴿5﴾ **قربانی کے جانور کی عمر:** ''**اونٹ**'' پانچ سال کا، **گائے** دو سال کی، **بکرا** (اس میں بکری، دُنبہ، دُنبی اور بھیڑ (نرو مادہ) دونوں شامل ہیں) ایک سال کا۔ اس سے کم عمر ہوتو قربانی جائز نہیں، زیادہ ہوتو جائز بلکہ افضل ہے۔ ہاں دُنبہ یا بَھیڑ کا چھ مہینے کا بچّہ اگر اتنا بڑا ہو کہ دُور سے دیکھنے میں سال بھر کا معلوم ہوتا ہو تو اس کی قربانی جائز ہے۔ (دُرِّمُختار ج۹ص۵۳۳) یاد رکھئے! مُطلَقاً چھ ماہ کے دُنبے کی قربانی جائز نہیں، اس کا اِتنا فربَہ (یعنی تگڑا) اور قد آور ہونا ضَروری ہے کہ دور سے دیکھنے میں سال بھر کا لگے۔ اگر 6 ماہ بلکہ سال میں ایک دن بھی کم عمر کا دُنبے یا بَھیڑ کا بچّہ دُور سے دیکھنے میں سال بھر کا نہیں لگتا تو اس کی قربانی نہیں ہوگی۔

﴿6﴾ قربانی کا جانور بےعَیب ہونا ضَروری ہے اگر تھوڑا سا عیب ہو (مَثَلاً کان میں چِیرا یا سُوراخ ہو) تو قربانی مکروہ ہوگی اور زیادہ عیب ہو تو قربانی نہیں ہوگی۔ (بہارِشریعت ج۳ص۳۴۰)

عیب دار جانوروں کی تفصیل جن کی قُربانی نہیں ہوتی

﴿7﴾ **ایسا پاگل جانور جو چَرتا نہ ہو، اتنا کمزور کہ ہڈّیوں میں مَغز نہ رہا،** (اس کی علامت یہ ہے کہ وہ دُبلے پن کی وجہ سے کھڑا نہ ہوسکے) **اندھا یا ایسا کانا جس کا کانا پن ظاہر ہو،**

ایسا بیمار جس کی بیماری ظاہر ہو، (یعنی جو بیماری کی وجہ سے چارہ نہ کھائے) ایسا لنگڑا جو خود اپنے پاؤں سے قُربان گاہ تک نہ جاسکے، جس کے پیدائشی کان نہ ہوں یا ایک کان نہ ہو، وحشی (یعنی جنگلی) جانور جیسے نِیل گائے، جنگلی بکرا یا خُنثیٰ جانور (یعنی جس میں نر و مادہ دونوں کی علامتیں ہوں) یا جَلّالہ جو صِرف غلیظ کھاتا ہو۔ یا جس کا ایک پاؤں کاٹ لیا گیا ہو، کان، دُم یا چکّی ایک تہائی (1/3) سے زیادہ کٹے ہوئے ہوں ناک کٹی ہوئی ہو، دانت نہ ہوں (یعنی جَھڑ گئے ہوں) تھن کٹے ہوئے ہوں، یا خشک ہوں ان سب کی **قربانی ناجائز** ہے۔ بکری میں ایک تھن کا خشک ہونا اور گائے، بھینس میں دو کا خشک ہونا ''ناجائز'' ہونے کیلئے کافی ہے۔

(دُرِّمُختار ج ۹ ص ۵۳۵۔۵۳۷ بہارِ شریعت ج ۳ ص ۳۴۰، ۳۴۱)

﴿8﴾ جس کے پیدائشی سینگ نہ ہوں اُس کی قربانی جائز ہے۔ اور اگر سینگ تھے مگر ٹوٹ گئے، اگر جڑ سمیت ٹوٹے ہیں تو قربانی نہ ہوگی اور صرف اوپر سے ٹوٹے ہیں جڑ سلامت ہے تو ہوجائے گی۔ (عالمگیری ج ۵ ص ۲۹۷)

﴿9﴾ قربانی کرتے وَقت جانور اُچھلا کودا جس کی وجہ سے عیب پیدا ہوگیا یہ عیب مُضِر نہیں یعنی قربانی ہوجائے گی اور اگر اُچھلنے کودنے سے عیب پیدا ہوگیا اور وہ چھوٹ کر بھاگ گیا اور فوراً پکڑ کر لایا گیا اور ذَبح کردیا گیا جب بھی قربانی ہوجائے گی۔

(بہارِ شریعت ج ۳ ص ۳۴۲، دُرِّمُختار و رَدُّالمُحتار ج ۹ ص ۵۳۹)

﴿10﴾ بہتر یہ ہے کہ اپنی قربانی اپنے ہاتھ سے کرے جبکہ اچّھی طرح ذَبح کرنا جانتا ہو اور اگر اچّھی طرح نہ جانتا ہو تو دوسرے کو ذَبح کرنے کا حکم دے مگر اِس صورت میں بہتر یہ ہے کہ وقتِ قربانی وہاں حاضِر ہو۔ **(عالمگیری ج ۵ ص ۳۰۰)**

﴿11﴾ قربانی کی اور اُس کے پیٹ میں سے زندہ بچّہ نکلا تو اُسے بھی ذَبح کر دے اور اُسے (یعنی بچّے کا گوشت) کھایا جا سکتا ہے اور مرا ہوا بچّہ ہو تو اُسے پھینک دے کہ مُردار ہے۔ **(بہارِ شریعت ج ۳ ص ۳۴۸)** (قربانی ہو گئی اور اس مرے ہوئے بچّے کی ماں کا گوشت کھا سکتے ہیں)

﴿12﴾ دوسرے سے ذَبح کروایا اور خود اپنا ہاتھ بھی چُھری پر رکھ دیا کہ دونوں نے مل کر ذَبح کیا تو دونوں پر بِسْمِ اللّٰہ کہنا واجِب ہے۔ ایک نے بھی جان بوجھ کر چھوڑ دی یا یہ خیال کر کے چھوڑ دی کہ دوسرے نے کہہ لی مجھے کہنے کی کیا ضَرورت، دونوں صُورَتوں میں جانور حلال نہ ہوا۔ **(دُرِّمُختار ج ۹ ص ۵۵۱)**

ذَبح میں کتنی رگیں کٹنی چاہئیں؟

صَدرُ الشَّریعہ، بَدرُ الطَّریقہ حضرتِ علّامہ مولانا مفتی امجد علی اعظمی عَلَیہِ رَحمَۃُ اللّٰہِ القَوِی فرماتے ہیں: جو رگیں ذَبح میں کاٹی جاتی ہیں وہ چار ہیں۔ **حُلقُوم** یہ وہ ہے جس میں سانس آتی جاتی ہے، **مُری** اس سے کھانا پانی اترتا ہے ان دونوں

کے اَغَل بَغَل اور دو رگیں ہیں جن میں خون کی رَوانی ہے ان کو وَدَجَین (وَ۔دَ۔جَیْن) کہتے ہیں۔ذَبح کی چار رگوں میں سے **تین** کا کٹ جانا کافی ہے یعنی اس صورت میں بھی جانور حلال ہو جائے گا کہ اکثر کے لیے وُہی حکم ہے جوکُل کے لیے ہے اور اگر چاروں میں سے ہر ایک کا اکثر حصّہ کٹ جائے گا جب بھی حَلال ہو جائے گا اور اگر آدھی آدھی ہر رگ کٹ گئی اور آدھی باقی ہے تو حلال نہیں۔ (بہارِ شریعت ج۳ص۳۱۲،۳۱۳)

قربانی کا طریقہ

(چاہے قربانی ہو یا ویسے ہی ذَبح کرنا ہو) سنّت یہ چلی آرہی ہے کہ ذَبح کرنے والا اور جانور دونوں قبلہ رُو ہوں، ہمارے عَلاقے (یعنی پاک و ہند) میں قِبلہ مغرِب (WEST) میں ہے، اس لئے سرِ ذَبیحہ (یعنی جانور کا سر) جُنُوب (SOUTH) کی طرف ہونا چاہیئے تا کہ جانور بائیں (یعنی الٹے) پہلو لیٹا ہو، اور اس کی پیٹھ مشرِق (EAST) کی طرف ہو تا کہ اس کا مُنہ قبلے کی طرف ہو جائے، اور ذَبح کرنے والا اپنا دایاں (یعنی سیدھا) پاؤں جانور کی گردن کے دائیں (یعنی سیدھے) حصّے (یعنی گردن کے قریب پہلو) پر رکھے اور ذَبح کرے اور خود اپنا یا جانور کا مُنہ قبلے کی طرف کرنا ترک کیا تو مکروہ ہے۔

(فتاوٰی رضویہ ج ۲۰ ص ۲۱۶، ۲۱۷)

قربانی کا جانور ذبح کرنے سے پہلے یہ دعا پڑھی جائے

اِنِّیْ وَجَّهْتُ وَجْهِیَ لِلَّذِیْ فَطَرَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ حَنِیْفًا وَّمَآ اَنَا مِنَ الْمُشْرِکِیْنَ ﴿۷۹﴾ [1] اِنَّ صَلَاتِیْ وَنُسُکِیْ وَمَحْیَایَ وَمَمَاتِیْ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ ﴿۱۶۲﴾ [2] لَاشَرِیْكَ لَهٗ وَبِذٰلِكَ اُمِرْتُ وَاَنَا مِنَ الْمُسْلِمِیْنَ [3] اور جانور کی گردن کے قریب پہلو پر اپنا سیدھا پاؤں رکھ کر اَللّٰھُمَّ لَكَ وَمِنْكَ بِسْمِ اللّٰهِ اَللّٰهُ اَكْبَر۔ [4] پڑھ کر تیز چُھری سے جلد ذَبح کردیجئے۔ قربانی اپنی طرف سے ہو تو ذَبح کے بعد یہ دعا پڑھئے: اَللّٰھُمَّ تَقَبَّلْ مِنِّیْ کَمَا تَقَبَّلْتَ مِنْ خَلِیْلِكَ اِبْرَاهِیْمَ عَلَیْهِ الصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ وَحَبِیْبِكَ مُحَمَّدٍ صَلَّی اللّٰهُ تَعَالٰی عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ [5] اگر دوسرے کی طرف سے قربانی کریں تو مِنِّی کے بجائے مِنْ کہہ کر اُس کا نام لیجئے۔ (بوقتِ ذَبح پیٹ پر گھٹنا یا پاؤں نہ رکھئے کہ اس طرح بعض اوقات خون کے علاوہ غذا بھی نکلنے لگتی ہے)

مَدَنی اِلتجا: قربانی میں دیکھ کر دعا پڑھتے وَقت رسالے پر ناپاک خون نہ لگنے پائے

مدینہ

[1] ترجَمۂ کنزالایمان: میں نے اپنا منہ اس کی طرف کیا جس نے آسمان و زمین بنائے ایک اُسی کا ہو کر اور میں مشرکوں میں نہیں۔ (پ۷، الانعام ۷۹) [2] ترجَمۂ کنزالایمان: بے شک میری نَماز اور میری قربانیاں اور میرا جینا اور میرا مرنا سب اللّٰہ کیلئے ہے جو رب سارے جہان کا (پ۸، الانعام ۱۶۲) [3] اس کا کوئی شریک نہیں مجھے یہی حکم ہے اور میں مسلمانوں میں ہوں۔ [4] اے اللّٰہ (عزوجل) تیرے ہی لیے اور تیری دی ہوئی توفیق سے، اللّٰہ کے نام سے شروع اللّٰہ سب سے بڑا ہے۔ [5] اے اللّٰہ (عزوجل) تو مجھ سے (اس قربانی کو) قبول فرما جیسے تو نے اپنے خلیل ابراہیم علیہ السلام اور اپنے حبیب محمد صلَّی اللّٰہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم سے قبول فرمائی۔

(بہارِ شریعت ج۳ ص ۳۵۲)

اس کا خیال فرمایئے۔

بکری جنّتی جانور ہے

بکری کی عزّت کرو اور اِس سے مٹّی جھاڑو کیونکہ وہ جنّتی جانور ہے۔

(اَلْفِردَوس بمأثور الْخطّاب ج ۱ ص ۶۹ حدیث ۲۰۱)

جانوروں پر رحم کی اپیل

گائے وغیرہ کو گرانے سے پہلے ہی قبلے کا تَعَیُّن کرلیا جائے، لِٹانے کے بعد بِالخصوص پتھریلی زمین پر گھسیٹ کر قبلہ رُخ کرنا بے زَبان جانور کیلئے سخت اذیّت کا باعث ہے۔ ذَبح کرنے میں اتنا نہ کاٹیں کہ چھری گردن کے مُہرے (ہڈی) تک پہنچ جائے کہ یہ بے وجہ کی تکلیف ہے پھر جب تک جانور مکمّل طور پر ٹھنڈا نہ ہو جائے نہ اس کے پاؤں کاٹیں نہ کھال اُتاریں، ذَبح کر لینے کے بعد جب تک رُوح نہ نکل جائے چھری کٹے ہوئے گلے پر مَس (TOUCH) کریں نہ ہی ہاتھ۔ بعض قصّاب جلد ''ٹھنڈی'' کرنے کیلئے ذَبح کے بعد تڑپتی گائے کی گردن کی زندہ کھال اُدھیڑ کر چُھری گھونپ کر دل کی رگیں کاٹتے ہیں، اِسی طرح بکرے کو ذَبح کرنے کے فوراً بعد بے چارے کی گردن چٹخا دیتے ہیں، بے زَبانوں پر اِس طرح کے مظالم نہ کئے جائیں۔ جس سے بن پڑے اس کے لئے ضروری ہے کہ جانور کو بِلا وجہ اِیذا پہنچانے والے کو روکے۔ اگر باوُجُود قدرت نہیں روکے گا تو خود بھی گنہگار

اورجہنَّم کا حقدار ہوگا۔ **دعوتِ اسلامی** کے اِشاعَتی اِدارے مکتبۃُ المدینہ کی مطبوعہ 1197 صَفْحات پر مشتمل کتاب، ''**بہارِشریعت**'' جلد 3 صَفْحہ 660 پر ہے: ''جانور پر ظلم کرنا ذِمّی کافر پر (اب دنیامیں سب کافر حَربی ہیں) ظلم کرنے سے زیادہ بُرا ہے اور ذِمّی پر ظلم کرنا مسلم پر ظلم کرنے سے بھی بُرا ہے کیوں کہ جانور کا کوئی مُعین و مددگار **اللہ** عَزَّوَجَلَّ کے سوانہیں اس غریب کواس ظلم سے کون بچائے!'' (دُرِّمُختارو رَدُّالْمُحتار ج ۹ ص ۶۶۲)

مرنے کے بعد مظلوم جانور مُسلّط ہو سکتا ہے

ذَبْح کرنے کے بعد رُوح نکلنے سے قبل چُھریاں چلا کر بے زَبان جانوروں کو بِلا وجہ تکلیف دینے والوں کوڈر جانا چاہئے کہیں مرنے کے بعد عذاب کیلئے یِہی جانور مُسلَّط نہ کر دیا جائے۔ **دعوتِ اسلامی** کے اِشاعَتی ادارے مکتبۃُ المدینہ کی مطبوعہ 1012 صَفْحات پر مشتمل کتاب، ''**جہنَّم میں لے جانے والے اعمال**'' جلد 2 صَفْحہ 323 تا 324 پر ہے: انسان نے ناحق کسی چوپائے کو مارایا اسے بھوکا پیاسا رکھا یا اس سے طاقت سے زیادہ کام لیا تو قِیامت کے دن اس سے اسی کی مثل بدلہ لیا جائے گا جواس نے جانور پر ظلم کیا یا اسے بھوکا رکھا۔ اس پر درجِ ذَیل حدیثِ پاک دَلالت کرتی ہے۔ چُنانچہ رَحمتِ عالَم ،نورِ مجسَّم صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے جہنَّم میں ایک عورت کواس حال میں دیکھا کہ وہ لٹکی ہوئی ہے اور ایک بلّی اُس کے چہرے اور سینے کونوچ رہی ہے اور اسے ویسے ہی عذاب

دے رہی ہے جیسے اس (عورت) نے دنیا میں قید کر کے اور بھوکا رکھ کر اسے تکلیف دی تھی۔

اس روایت کا حکم تمام جانوروں کے حق میں عام ہے۔ (اَلزَّواجِرج ۲ ص ۱۷۴)

کر لے توبہ رب کی رحمت ہے بڑی
قبر میں ورنہ سزا ہوگی کڑی

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صلَّی اللہُ تعالٰی علٰی محمَّد
تُوبُوا اِلَی اللہ! اَسْتَغْفِرُ اللہ
صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صلَّی اللہُ تعالٰی علٰی محمَّد

قُربانی کے وَقت تماشا دیکھنا کیسا؟

قربانی کا جانور اپنے ہاتھ سے ذَبح کرنا افضل اور بوقتِ ذَبح بہ نیّتِ ثوابِ آخرت وہاں حاضِر رہنا بھی افضل۔ مگر اسلامی بہن صِرف اُسی صورت میں وہاں کھڑی ہوسکتی ہے جب کہ بے پردگی کی کوئی صورت نہ ہو مَثَلاً اپنے گھر کی چار دیواری ہو، ذابح (یعنی ذَبح کرنے والا) محرم ہو اور حاضِرین میں بھی کوئی نامَحرم نہ ہو۔ ہاں غیر محرم نابالغ لڑکا موجود ہو تو حرج نہیں۔ محض حظِّ نفس (یعنی مزہ لینے) کی خاطر ذَبح ہونے والے جانور کے گرد گھیرا ڈالنا، اُس کے چِلّانے اور تڑپنے پھڑکنے سے لطف اندوز ہونا، ہنسنا، قہقہے بلند کرنا اور اس کا تماشا بنانا سراسر **غفلت** کی علامت ہے۔ ذَبح کرتے وَقت یا اپنی قُربانی ہو رہی ہو اُس کے پاس

حاضِر رہتے وَقْت ادائے سنَّت کی نیّت ہونی چاہئے اور ساتھ ہی یہ بھی نیّت کرے کہ میں جس طرح آج راہِ خدا میں جانور قربان کر رہا ہوں، بوقتِ ضَرورت اِنْ شَآءَ اللّٰہ عزَّوَجَلَّ اپنی جان بھی قربان کر دوں گا۔ نیز یہ بھی نیّت ہو کہ جانور ذَبْح کر کے اپنے نفسِ اَمّارہ کو بھی ذَبْح کر رہا ہوں اور آیندہ گناہوں سے بچوں گا۔ ذَبْح ہونے والے جانور پر رَحْم کھائے اور غور کرے کہ اگر اِس کی جگہ مجھے ذَبْح کیا جا رہا ہوتا اور لوگ تماشا بناتے اور بچّے تالیاں بجاتے ہوتے تو میری کیا کیفیت ہوتی!

ذَبیحہ کو آرام پہنچائیے

حضرتِ سیِّدُنا شَدّاد بن اَوس رضی اللہ تعالٰی عنہ سے روایت ہے کہ سیِّدُ الْمُرسَلین، خاتَمُ النَّبِیّین، جنابِ رحمۃٌ لِّلْعٰلمین صلَّی اللہ تعالٰی علیہ والہٖ وسلَّم نے فرمایا: اللہ تعالٰی نے ہر چیز کے ساتھ نیکی کرنے کا حکم دیا ہے، لہٰذا جب تم کسی کو قتل کرو تو احسن (یعنی بہت اچّھے) طریقے سے قتل کرو اور جب تم ذَبْح کرو تو اَحسن (یعنی خوب عمدہ) طریقے سے ذَبْح کرو اور تم اپنی چُھری کو اچّھی طرح تیز کر لیا کرو اور ذَبیحہ کو آرام دیا کرو۔ (صَحیح مُسلِم ص ۱۰۸۰ حدیث ۱۹۵۵) بوقتِ ذَبْح رضائے الٰہی کی نیّت سے جانور پر رَحْم کھانا کارِ ثواب ہے جیسا کہ ایک صَحابی رضی اللہ تعالٰی عنہ نے بارگاہِ رسالت میں عرض کی: یارسولَ اللہ صلَّی اللہ تعالٰی علیہ والہٖ وسلَّم! مجھے بکری ذَبْح کرنے پر رَحْم آتا ہے۔ فرمایا: ''اگر اس پر رَحْم کرو گے اللہ عزَّوَجَلَّ بھی تم پر

رَحم فرمائے گا۔ (مُسندِ اِمام احمد بن حنبل ج۵ ص ۳۰۴ حدیث ۱۵۵۹۲)

جانور کو بھوکا پیاسا ذَبح نہ کریں

صَدرُ الشَّریعہ، بَدرُ الطَّریقہ حضرتِ علّامہ مولانا مفتی امجد علی اعظمی عَلَیہِ رَحمَۃُ اللّٰہِ القَوِی فرماتے ہیں: قربانی سے پہلے اُسے چارا پانی دے دیں یعنی بھوکا پیاسا ذَبح نہ کریں اور ایک کے سامنے دوسرے کو نہ ذَبح کریں اور پہلے سے چُھری تیز کرلیں ایسا نہ ہو کہ جانور گرانے کے بعد اُس کے سامنے چُھری تیز کی جائے۔ (بہارشریعت جلد۳ ص۳۵۲) یہاں ایک عجیب وغریب حکایت مُلاحَظہ ہو چُنانچِہ حضرتِ سیِّدُنا ابوجعفر عَلَیہ رَحمَۃُ اللّٰہِ الاکبر فرماتے ہیں: ایک بار میں نے ذَبح کیلئے بکری لِٹائی اِتنے میں مشہور بُزُرگ حضرتِ سیِّدُنا ایّوب سَختِیانی (سَخ۔تِ۔یانی) قُدِّسَ سِرُّہُ النُّورانی اِدھر آنکلے، میں نے چُھری زمین پر ڈال دی اور گفتگو میں مشغول ہوا، دَریں اَثنا بکری نے دیوار کی جَڑ میں اپنے کُھروں سے ایک گڑھا کھودا اور پاؤں سے چُھری اُس میں دھکیل دی اور اُس پر مِٹّی ڈال دی! حضرتِ سیِّدُنا ایّوب سَختِیانی قُدِّسَ سِرُّہُ النُّورانی فرمانے لگے: ارے دیکھو تو سہی! بکری نے یہ کیا کیا! یہ دیکھ کر میں نے پُختہ عزم کرلیا کہ اب کبھی بھی کسی جانور کو اپنے ہاتھ سے ذَبح نہیں کروں گا۔

(حیاۃُ الحیوان ج۲ ص ۶۱)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اِس حکایت سے مَعاذَاللّٰہ یہ مُراد نہیں کہ ذَبح

کرنا کوئی غلط کام ہے۔ بس اِس طرح کے واقِعات بُزُرگوں کے غلبۂ حال پر مَبنی ہوتے ہیں۔ ورنہ مسئلہ یہی ہے کہ اپنے ہاتھ سے ذَبح کرنا سنّت ہے۔

بکری چُھری کی طرف دیکھ رہی تھی

سرکارِ ابدقرار، شافِعِ روزِ شمار، بِاِذنِ پَروَردگار دو عالم کے مالِک ومختار صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم ایک آدمی کے قریب سے گزرے، وہ بکری کی گردن پر پاؤں رکھ کر چُھری تیز کررہا تھا اور بکری اس کی طرف دیکھ رہی تھی، آپ صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے اس سے ارشاد فرمایا: ''کیا تم پہلے ایسا نہیں کر سکتے تھے؟ کیا تم اسے کئی موتیں مارنا چاہتے ہو؟ اسے لٹانے سے پہلے اپنی چُھری تیز کیوں نہ کرلی؟'' (اَلْمُستَدرَک لِلحاکم ج ۵ ص ۳۲۷ حدیث ۷۶۳۷، اَلسّنَنُ الکُبری لِلْبَیْھَقِی ج ۹ ص ۴۷۱ حدیث ۱۹۱۴۱ مُلْتَقطًا مِنَ الْحَدِیْثَین)

ذَبح کیلئے ٹانگ مت گھسیٹو!

امیرُ الْمُؤمِنِین حضرتِ سیِّدُنا فاروقِ اعظم رضی اللہ تعالٰی عنہ نے ایک شخص کو دیکھا جو بکری کو ذَبح کرنے کے لئے اسے ٹانگ سے پکڑ کر گھسیٹ رہا ہے، آپ رضی اللہ تعالٰی عنہ نے ارشاد فرمایا: تیرے لئے خرابی ہو، اسے موت کی طرف اچّھے انداز میں لے کر جا۔

(مُصَنَّف عَبدُ الرَّزّاق ج ۴ ص ۳۷۶ حدیث ۸۶۳۶)

مکّھی پر رَحم کرنا باعثِ مغفِرت ہو گیا

کسی نے خواب میں حُجَّۃُ الْاِسلام حضرت سیِّدُ نا امام محمد بن محمد بن محمد غزالی عَلَیہِ رَحمَۃُ اللہِ الوالی کو دیکھ کر پوچھا: **ما فَعلَ اللّٰہُ بِکَ**؟ یعنی **اللہ** عَزَّوَجَلَّ نے آپ کے ساتھ کیا مُعامَلہ فرمایا؟ جواب دیا: **اللہ** عَزَّوَجَلَّ نے مجھے بخش دیا، پوچھا: مغفِرت کا کیا سبب بنا؟ فرمایا: ایک **مکّھی** سیاہی (INK) پینے کے لئے میرے قلم پر بیٹھ گئی، میں لکھنے سے رک گیا یہاں تک کہ وہ فارِغ ہو کر اُڑ گئی۔ (لطائفُ المِنَن وَالْاَخلاق لِلشَّعرانی ص٣٠٥)

مکّھی کو مارنا کیسا؟

یاد رہے! مکھیاں تنگ کرتی ہوں تو ان کو مارنا جائز ہے تاہم جب بھی حُصولِ نَفْع یا دَفعِ ضَرر (یعنی فائدہ حاصِل کرنے یا نقصان زائل کرنے) کیلئے مکھی یا کسی بھی بے زَبان کی جان لینی پڑے تو اُس کو آسان سے آسان طریقے پر مارا جائے خوامخواہ اُس کو بار بار زندہ کُچلتے رہنے یا ایک وار میں مار سکتے ہوں پھر بھی زخم کھا کر پڑے ہوئے پر بِلا ضَرورت ضَربیں لگاتے رہنے یا اُس کے بدن کے ٹکڑے ٹکڑے کر کے اُس کو تڑپانے وغیرہ سے گُریز کیا جائے۔ اکثر بچّے نادانی کے سبب چیونٹیوں کو کچلتے رہتے ہیں اُن کو اِس سے روکا جائے۔ چیونٹی بہت کمزور ہوتی ہے چٹکی میں اٹھانے یا ہاتھ یا جھاڑو سے ہٹانے سے عُموماً زخمی ہو جاتی ہے، موقع کی مُناسَبَت سے اس پر پھونک مار کر بھی کام چلایا جا سکتا ہے۔

قُربانی میں عقیقے کا حصّہ

قربانی کی گائے یا اُونٹ میں عقیقے کا حصّہ ہوسکتا ہے۔ (رَدُّالْمُحتار ج ۹ ص ۵۴۰)

اجتِماعی قُربانی کا گوشت وَزن کر کے تقسیم کرنا ہو گا

اگر شرکت میں گائے کی قُربانی کی تو ضَروری ہے کہ گوشت وَزْن کر کے تقسیم کیا جائے، اندازے سے تقسیم کرنا جائز نہیں، کریں گے تو گنہگار ہوں گے۔ بخوشی ایک دوسرے کو کم زیادہ مُعاف کر دینا کافی نہیں۔ (مُلَخَّص از بہارِشریعت ج ۳ ص ۳۳۵) ہاں اگر سب ایک ہی گھر میں رہتے ہیں کہ مل کر ہی بانٹیں گے اور کھائیں گے یا شُرَکاء اپنا اپنا حصّہ لینا نہیں چاہتے، ایسی صورت میں وَزْن کرنے کی حاجت نہیں۔

اندازے سے گوشت تقسیم کرنے کے دو حِیلے

اگر شُرَکاء اپنا اپنا حصّہ لے جانا چاہتے ہوں تو وَزْن کرنے کی مَشَقَّت سے بچنے کیلئے یہ **دو حیلے** کر سکتے ہیں: ﴿۱﴾ ذَبْح کے بعد اِس گائے کا سارا گوشت ایک ایسے بالِغ مسلمان کو ہِبہ (یعنی تحفۃً مالِک) کر دیں جو ان کی قربانی میں شریک نہ ہو اور اب وہ اندازے سے سب میں تقسیم کرسکتا ہے ﴿۲﴾ **دوسرا حِیلہ** اس سے بھی آسان ہے جیسا کہ فُقَہائے کرام رَحِمَہُمُ اللہُ السّلام فرماتے ہیں: گوشت تقسیم کرتے وَقْت اس میں کوئی دوسری جِنس (مَثَلاً کلیجی مغز وغیرہ) شامل کی جائے تو بھی اندازے سے تقسیم کر سکتے ہیں۔ (دُرِّمُختار ج ۹ ص ۵۲۷) اگر کئی چیزیں ڈالی ہیں تو ہر ایک میں سے ٹکڑا ٹکڑا دینا لازمی نہیں۔ گوشت کے

ساتھ صِرف ایک چیز دینا بھی کافی ہے۔مَثَلاً تلّی ،کلیجی ،سری پائے ڈالے ہیں تو گوشت کے ساتھ کسی کو تلّی دیدی، کسی کو کلیجی کا ٹکڑا ،کسی کو پایہ، کسی کو سری۔اگر ساری چیزوں میں سے ٹکڑا ٹکڑا دینا چاہیں تب بھی حَرَج نہیں۔

قُربانی کے گوشت کے تین حصّے

قربانی کا گوشت خود بھی کھا سکتا ہے اور دوسرے شخص غنی (یعنی مالدار) یا فقیر کو دے سکتا ہے کِھلا سکتا ہے بلکہ اس میں سے کچھ کھالینا قربانی کرنے والے کے لیے مُستحب ہے۔بہتر یہ ہے کہ گوشت کے تین حصّے کرے ایک حصّہ فُقَراء کے لیے اور ایک حصّہ دوست واَحباب کے لیے اور ایک حصّہ اپنے گھر والوں کے لیے۔(**عالمگیری ج۵ص ۳۰۰**) اگر سارا گوشت خود ہی رکھ لیا تب بھی کوئی گناہ نہیں۔ **میرے آقا اعلیٰ حضرت**، امام احمد رضا خان عَلَیہِ رَحمَۃُ الرَّحمٰن فرماتے ہیں: تین حصّے کرنا صِرف اِستِحبابی اَمر ہے کچھ ضَروری نہیں، چاہے تو سب اپنے صَرف (یعنی استعمال) میں کر لے یا سب عزیزوں قریبوں کو دے دے، یا سب مساکین کو بانٹ دے۔ (فتاوٰی رضویہ ج۲۰ص۲۵۳)

وَصیّت کی قُربانی کے گوشت کا مسئَلہ

مَنّت یا مرحوم کی وصیَّت پر کی جانے والی قُربانی کا سب گوشت فُقَراء اور مساکین کو صَدَقہ کرنا واجِب ہے نہ خود کھائے نہ مالداروں کو دے۔

(ماخوذ از بہارِ شریعت ج۳ ص ۳۴۵)

چھ سُوالات وجوابات

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اب **دعوتِ اسلامی** کے اِشاعَتی اِدارے **مکتبۃُ المدینہ** کی مطبوعہ 112 صَفْحات پر مشتمل کتاب، ''**چندے کے بارے میں سوال جواب**'' صَفْحہ 84 تا 88 سے ''چھ سوالات وجوابات'' مُلاحظہ ہوں۔ یہ ہر ادارے بلکہ ہر مسلمان کیلئے مفید ہی نہیں مفید ترین ہیں۔

چندے کی رقم سے اجتِماعی قُربانی کیلئے گائیں خریدنا

سُوال: مذہبی یا فلاحی اِدارے کے **چندے** کی رقم سے **اجتماعی قربانی** کیلئے بیچنے کے واسطے گائیں خریدی جاسکتی ہیں یا نہیں؟

جواب: چندے کی رقم کاروبار میں لگانا جائز نہیں۔ اِس کیلئے چندہ دینے والے سے صَراحَۃً یعنی صاف لفظوں میں اجازت لینی ضَروری ہے۔ (جو اس کی اجازت دے تو صِرف اُسی کے چندے کی رقم جائز کاروبار میں لگائی جاسکتی ہے یونہی بِلا اجازتِ مالک اُس کے دیئے ہوئے چندے کی رقم قرض دینے کی بھی اجازت نہیں)

غُرَبا کو کھالیں لینے دیجئے

سُوال: اگر کوئی شخص ہر سال غریبوں کو کھال دیتا ہو، اُس پر **اِنفرادی کوشش** کر کے اپنے

مدرَسے یا دیگر دینی کاموں کیلئے **کھال** لینا اور غریبوں کو محروم کر دینا کیسا ہے؟

جواب: اگر واقِعی کوئی ایسا غریب مُستَحِق آدَمی ہے جس کا گزارہ اُسی **کھال** یا زکوٰۃ و فِطرہ پر موقوف ہے تو اب اُس کو ملنے والے اِن عطِیّات کی اپنے ادارے کیلئے ترکیب کر کے اُس غریب کو محروم کرنے کی ہرگز اجازت نہیں۔ (اور اگر ان غریبوں کا گزارہ کھال وغیرہ پر موقوف نہ ہو تو کھال کا مالِک جس مَصرف میں چاہے دے سکتا ہے مَثَلاً دینی مدرسے کو دیدے) میرے آقا **اعلیٰ حضرت**، اِمامِ اَہلسنّت، مولانا شاہ امام اَحمد رَضا خان عَلَیہِ رَحْمَۃُ الرَّحْمٰن فرماتے ہیں: اگر کچھ لوگ اپنے یہاں کی کھالیں حاجت مند یتیموں، بیواؤں، مسکینوں کو دینا چاہیں کہ ان کی صورتِ حاجت روائی یہی ہو، اُسے کوئی واعِظ (یعنی وعظ کہنے والا) یا مدرَسے والا روک کر مدرَسے کیلئے لے لے تو یہ اُس کا **ظلم** ہوگا۔ وَاللّٰہُ تَعالٰی اَعلَم۔

(مُلَخَّص از فتاوٰی رضویہ ج ۲۰ ص ۵۰۱)

کھالوں کیلئے بے جا ضِد مت کیجئے

سُوال: اگر کوئی شخص اہلسنّت کے کسی مدرَسے یا کسی غریب مسلمان کو کھال دینے کا وعدہ کر چکا ہو اُس کو بَاِصرار اپنے اِدارے مَثَلاً **دعوتِ اسلامی** کیلئے کھال دینے پر آمادہ کرنا کیسا؟

جواب :ایسا نہ کرے کہ یوں آپس میں عداوت ومُنافرت کا سلسلہ ہوگا، فِتنوں، غیبتوں، چغلیوں، بدگمانیوں، الزام تراشیوں اوردل آزاریوں وغیرہ گناہوں کے دروازے کُھلیں گے۔ میرے آقا **اعلیٰ حضرت**، اِمامِ اَہلسنّت، مولانا شاہ امام اَحمد رَضا خان عَلَیہِ رَحمَۃُ الرَّحمٰن **فتاوٰی رضویہ** جلد 21 صَفحہ 253 پر فرماتے ہیں: مسلمانوں میں بلا وجہِ شَرعی اختِلاف وفتنہ پیدا کرنا نیابتِ شیطان ہے۔ (یعنی ایسے لوگ اس مُعاملے میں شیطان کے نائب ہیں) حدیثِ پاک میں ہے: ''فِتنہ سورہا ہے اُس کے جگانے والے پر **اللہ** عَزَّوَجَلَّ کی لعنت۔''

(اَلْجامِعُ الصَّغِیر لِلسُّیُوطی ص ٣٧٠ حدیث ٥٩٧٥)

سُنّی مدارِس کی کھالیں مت کاٹئے

سُوال :اگرکوئی کہے کہ میں ہرسال فُلاں سُنّی اِدارے کو **کھال** دیتا ہوں۔ اُس کو یہ سمجھانا کیسا کہ اِس سال ہمارے دینی ادارے مَثَلاً **دعوتِ اسلامی** کو کھال دے دیجئے۔

جواب :اگر وہ صاحِب کسی ایسی جگہ **کھال** دیتے ہیں جو کہ اُس کا صحیح مَصرف ہے تو اُس ادارے کو محروم کرکے اپنی تنظیم کیلئے کھال حاصِل کرلینا اُس اِدارے والوں کیلئے صدمے کا باعِث ہوگا، یوں آپس میں کشیدگی پیدا ہوگی لہٰذا ہر اُس کام سے

اجتِناب کیجئے جس سے مسلمانوں میں باہم رَنجشیں ہوں **مسلمانوں کونفرت و وَحشت سے بچانا بَہُت ضَروری ہے**۔ جیسا کہ حُضُورِ اکرم، نُورِ مُجَسَّم، شاہِ بنی آدم، رسولِ مُحتَشَم صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کا ارشادِ معظَّم ہے: **بَشِّرُوْا وَلَا تُنَفِّرُوْا**۔ یعنی **خوشخبری سناؤ** اور (لوگوں کو) **نفرت نہ دلاؤ۔**

(صَحیح بُخاری ج ۱ ص ۴۲ حدیث ۶۹)

سُنّی مدرَسے کو کھال خود دے آئیے

سُوال: اگر کہیں **دعوتِ اسلامی** کیلئے کھال لینے پہنچے، اُس نے ایک ہمیں دی اور ایک **کھال** بچا کر رکھتے ہوئے کہا کہ یہ اہلسنّت کے فُلاں دارالعلوم کو دینی ہے۔ آپ آدھے گھنٹے کے بعد معلوم کر لیجئے اگر وہ لینے نہ آئیں تو یہ کھال بھی آپ ہی لے لیجئے۔ ایسی صورت میں کیا کرنا چاہئے؟

جواب: یہ ذِہن میں رہے کہ قربانی کی کھالیں اِکٹّھی کرنا **دعوتِ اسلامی** کا ''مقصد'' نہیں ''ضَرورت'' ہے۔ **دعوتِ اسلامی** کا ایک مقصد **نیکی کی دعوت** عام کرنے کی غَرَض سے نفرتیں مٹانا اور مسلمانوں کے دلوں میں مَحبّتوں کے چَراغ جَلانا بھی ہے۔ تمام **سُنّی ادارے** ایک طرح سے **دعوتِ اسلامی** ہی کے ادارے ہیں اور **دعوتِ اسلامی** تمام **سُنّی اداروں** کی اپنی اپنی اور اپنی سنّتوں بھری تحریک

ہے۔ مُمکِنہ صورت میں **اچھی اچھی نِیتیں** کر کے آپ خود اُس سُنّی دارالعلوم کو **کھال** پہنچا دیجئے۔ اِس طرح اِنْ شَآءَاللّٰہ عَزَّوَجَلَّ مسلمانوں کا دل بھی خوش کرنے کی سعادت حاصِل ہو گی۔ تاجدارِ رسالت، شَہَنْشاہِ نُبُوَّت، مصطَفٰے جانِ رحمت، شمعِ بزمِ ہدایت صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے ارشاد فرمایا: **"فرائض کے بعد سب اَعمال میں اللہ** عَزَّوَجَلَّ **کو زیادہ پیارا مسلمان کا دل خوش کرنا ہے۔"**

(اَلْمُعْجَمُ الْکَبِیر لِلطَّبَرانی ج ۱۱ ص ۵۹ حدیث ۱۱۰۷۹)

اپنی قربانی کی کھال بیچ دی تو؟

سُوال: کسی نے اپنی قربانی کی **کھال** بیچ کر رقم حاصِل کر لی اب وہ **مسجِد میں** دے سکتا ہے یا نہیں؟

جواب: یہاں نیّت کا اعتِبار ہے۔ اگر اپنی **قربانی کی کھال** اپنی ذات کیلئے رقم کے عِوَض بیچی تو یوں بیچنا بھی ناجائز ہے اور یہ رقم اِس شخص کے حق میں **مالِ خَبیث** ہے اور اِس کا صَدَقہ کرنا واجِب ہے لہٰذا کسی شَرعی فقیر کو دیدے۔ اور توبہ بھی کرے اور اگر کسی کارِ خیر کیلئے مَثَلاً **مسجِد** میں دینے ہی کی نیّت سے بیچی تو بیچنا بھی جائز ہے اور اب **مسجِد** میں دینے میں کوئی حَرَج (بھی) نہیں۔

قصّاب کیلئے 20 مَدَنی پھول

﴿1﴾ پہلے کسی ماہر گوشت فروش کی نگرانی میں ذَبح وغیرہ کا کام سیکھ لے کہ اُس ناتجرِبہ کار کیلئے یہ کام جائز نہیں جس کی وجہ سے کسی کے جانور کے گوشت اور کھال وغیرہ کو عُرف وعادت (یعنی عام معمول اور دستور) سے ہٹ کر نقصان پہنچتا ہو۔

﴿2﴾ ماہر گوشت فروش کو بھی چاہئے کہ جلد بازی یا لاپرواہی کے سبب کھال میں عُرف و عادت سے زائد گوشت نہ لگا رہنے دے، اِسی طرح چھیچھڑے اُتارنے میں بھی احتیاط سے کام لے کہ اِس میں خوامخواہ بوٹی اور چربی نہ چلی جائے۔ نیز کھائی جانے والی ہڈیاں وغیرہ بھی پھینکنے کے بجائے ٹکڑے بنا کر گوشت ہی میں ڈال دے اور ماہر گوشت فروش کو بھی عُرف وعادت سے ہٹ کر گوشت یا کھال کو نقصان پہنچانا جائز نہیں۔

﴿3﴾ بَقَرہ عید میں عُموماً بڑے جانور کا بھیجا اور زَبان وغیرہ نکال کر سِری کا بقیّہ حصّہ اور پائے کے کُھر پھینک دیئے جاتے ہیں، اِسی طرح بکرے کے سِری پائے کے بھی کھائے جانے والے بعض اجزا خوامخواہ ضائع کر دیئے جاتے ہیں ایسا نہ کیا جائے اگر خود کھانا نہیں چاہتے تو کسی غریب مسلمان کو بُلا کر احترام کے ساتھ دیجئے کہ اِس طرح کے کافی افراد ان دنوں گوشت اور چربی وغیرہ کی تلاش میں

پھر رہے ہوتے ہیں۔نیز یہ بھی یاد رکھئے کہ بڑے جانور کے سِری پائے مکمَّل چمڑے سمیت اصل کھال سے جدا کر لینے کی وجہ سے کھال کی قیمت میں کمی آتی ہے۔

﴿4﴾ عام دنوں میں پونچھ کا گوشت دوسرے گوشت کے ساتھ وَزْن میں بیچا جاتا ہے جبکہ قربانی کے جانور کی پونچھ عُموماً کھال میں ہی جانے دیتے ہیں اس سے اِس کا گوشت ضائع ہو جاتا ہے، بلکہ بڑے جانور میں سے بعض اوقات کھال سمیت پونچھ کاٹ کر پھینک دیتے ہیں ، یہ طریقہ بھی غلَط ہے، اِس طرح کرنے سے کھال کی قیمت میں بھی کمی آتی ہے۔

﴿5﴾ جن ملکوں میں کھال کام میں لے لی جاتی ہے(مَثَلاً پاک و ہند میں) وہاں عُرف سے ہٹ کرخوامخواہ ایسی جگہ ''کٹ'' لگا دینا جائز نہیں جس سے کھال کی قیمت میں کمی آجائے ۔گوشت فروشوں کو چاہیے کہ جس طرح اپنے ذاتی جانور کی کھال سنبھال سنبھال کر اُدھیڑتے ہیں،دوسروں کے مُعامَلے میں بھی اِسی طرح کریں۔

﴿6﴾ دُنبے کی چکّی کی کھال اُدھیڑنے میں اِس بات کا خیال رکھئے کہ چربی کھال میں باقی نہ رہے۔

﴿7﴾ چھیچھڑے اور چربی ایک طرف جَمْع کر کے آخر میں چھیچھڑوں کی آڑ میں چربی بھی اُٹھا

لے جانا **دھوکا** اور **چوری** ہے۔ پوچھ کر بھی نہ لیں کہ ''سُوال'' ہے اور بِلا حاجتِ شَرعی سُوال جائز نہیں ۔ **فرمانِ مصطفٰے** صَلَّی اللّٰہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم ہے: جو شخص حاجت کے بِغیر لوگوں سے سُوال کرتا ہے وہ منہ میں انگارے ڈالنے والے کی طرح ہے۔

(شُعَبُ الْاِیمان ج۳ص ۲۷۱ حدیث ۳۵۱۷)

﴿8﴾ بسا اوقات قربانی کے جانور میں سے بوٹی کا بہترین گول لوتھڑا چپکے سے ٹوکری میں سَرکا لیا جاتا ہے یہ صاف صاف **چوری** ہے۔ بِلا اجازت شَرعی مانگ کر لینا بھی دُرُست نہیں۔ **فرمانِ مصطفٰے** صَلَّی اللّٰہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم ہے: ''جو مال میں اِضافے کے لئے لوگوں سے سُوال کرتا ہے وہ انگارے مانگتا ہے، اب اس کی مرضی ہے کہ انگارے کم جَمع کرے یا زیادہ۔'' (مُسلِم ص۵۱۸ حدیث ۱۰۴۱) ہاں اگر لوگوں میں گوشْت بانٹا جارہا ہے اور گوشْت فروش نے بھی لینے کیلئے ہاتھ بڑھا دیا تو حَرَج نہیں۔

﴿9﴾ گوشت کا ہر وہ حصّہ جو عام دنوں میں استِعمال میں لیا جاتا ہے، قربانی کے دنوں میں بھی کام میں لیا جائے۔ پھیپھڑے اور چربی وغیرہ کے ٹکڑے کر کے گوشْت کے ساتھ تقسیم کر دینا مُناسب ہے، اِس طرح کی چیزوں کو پھینکا نہ جائے اگر خود کھانا یا گوشْت کے ساتھ تقسیم کرنا نہیں چاہتے تو یوں بھی ہوسکتا ہے کہ جو ضَرورت مند لینا چاہے اُسے بلا کر دے دیا جائے یا کسی کے حوالے کر دیا جائے کہ کسی ضَرورت مند کو دے دے بلکہ احتیاط اسی میں ہے کہ خود ہی کسی مسلمان کے حوالے کر

دیجئے۔ یہ مسئلہ یاد رہے کہ غیر مسلم بھنگیوں وغیرہ کو کھال تو کیا ایک بوٹی بھی قربانی کے گوشت میں سے دینا جائز نہیں۔

﴿10﴾ اگر جانور کے گلے میں رسی، نَتھ، چمڑے کا پٹّا، گُھنگُرو، ہار وغیرہ ہے تو ان سب کو چُھری سے جُوں توں کاٹ کر نہیں بلکہ قاعدے کے مطابِق کھول کر نکال لینا چاہئے تا کہ ناپاک نہ ہوں۔ بِغیر نکالے ذَبْح کرنے کی صورت میں یہ چیزیں خون آلود ہو جاتی ہیں اور مسئلہ یہ ہے کہ بِلا حاجت کسی پاک چیز کو قَصْداً (یعنی جان بوجھ کر) ناپاک کرنا **حرام** ہے۔ بِالفرض ناپاک ہو بھی جائیں تب بھی ان کو پھینک نہ دیا جائے، پاک کر کے خود استِعمال میں لائیں یا کسی مسلمان کو دیدیں۔ یاد رکھئے! تَضیِیعِ مال (یعنی مال ضائع کرنا) حرام ہے۔

﴿11﴾ چُھری پھیرنے سے قبل جانور کے گلے کی کھال نرم کرنے کیلئے اگر پاک پانی کے برتن میں ناپاک خون والا ہاتھ ڈال کر چُلّو بھرا تو چُلّو کا اور اُس برتن کا تمام پانی ناپاک ہو گیا۔ اب یہ پانی گلے پر مت ڈالئے۔ اِس کا آسان سا حل یہ ہے کہ جن کا جانور ہے اُسی سے کہئے وہ پاک صاف پانی کا گلاس بھر کر اپنے ہاتھ سے جانور کے گلے پر ڈالئے مگر یہ احتیاط کی جائے کہ گلاس سے پانی ڈالنے یا چھڑکنے کے دوران بیچ میں نہ کوئی اپنا خون آلود ہاتھ ڈالئے نہ ہی پانی والے گلے پر خون والا ہاتھ مَلے یہ بات صرف قربانی کیلئے خاص نہیں، جب بھی ذَبْح کریں اِس کا

خیال رکھئے۔

﴿12﴾ ذَبح کے بعد خون آلود چُھری اور اُسی خون سے لِتھڑے ہوئے ہاتھ دھونے کیلئے پانی کی بالٹی میں ڈالدینے سے چُھری اور ہاتھ پاک نہیں ہوتے اُلٹا بالٹی کا سارا پانی بھی ناپاک ہو جاتا ہے۔ اکثر اِسی طرح کے ناپاک پانی سے کھال اُدھیڑنے میں بھی مدد لی جاتی ہے اور یِہی پانی گوشت کے اندرونی حصّے میں جمع شدہ خون دھونے کیلئے بھی بہایا جاتا ہے گوشت کے اندر کا خون پاک ہوتا ہے مگر ناپاک پانی بہانے کے سبب یہ نقصان ہوتا ہے کہ یہ ناپاک پانی جہاں جہاں سے گزرتا ہے گوشت کے پاک حصّے کو بھی ناپاک کرتا چلا جاتا ہے۔ ایسا مت کیجئے۔

﴿13﴾ اَجیر گوشت فروش کیلئے یہ ضَروری ہے کہ بَقَرہ عید کے عُرف و عادت (یعنی دستور) کے مطابِق قُربانی کے گوشْت کی بوٹیاں بنا کر دے۔ بعض قصّاب جلد بازی کے سبب گوشْت کے بڑے بڑے ٹکڑے بناتے، نلیاں بھی صحیح سے توڑ کر نہیں دیتے اور سِری پائے بھی ثابِت چھوڑ کر چل دیتے ہیں، ایسا نہ کیا کریں۔ اِس طرح قربانی کروانے والے سخت آزمائش میں آجاتے ہیں اور بسا اوقات سِری پائے وغیرہ پھینکنے پڑ جاتے ہیں۔ بعض لوگ صَبْر کرنے کے بجائے قصّاب کو بُرے بُرے اَلْقاب اور گالیوں سے نوازتے اور خوب گناہوں بھری باتیں کرتے ہیں۔ ہاں، اِجارہ کرتے وَقْت قصّاب نے کہہ دیا ہو کہ سِری پائے بنا کر نہیں

دوں گا تو ثابِت چھوڑنے میں کوئی حرج نہیں۔

﴿14﴾ بعض قصّاب حِرص کے سبب بَہُت زیادہ جانور ''بُک'' کر لیتے ہیں اور ایک جگہ چُھری پھیر کر دوسری جگہ چلے جاتے ہیں، پھر اُدھر گلا کاٹ کر پہلی جگہ واپَس آ کر کھال اُدھیڑنے لگتے ہیں اور اب دوسری جگہ والے ''انتظار'' کی آگ میں سُلگتے ہیں۔ اِس طرح لوگ بَہت تکلیف میں آتے، باتیں بناتے، قصّاب کو بُرا بھلا کہتے ہیں اور پھر کئی گناہوں کے دروازے کھلتے ہیں۔ قصّابوں کو چاہئے کہ کام اُتنا ہی لیں جتنا سلیقے کے ساتھ کرسکیں اور کسی کو شکایت کا موقع نہ ملے۔

﴿15﴾ قصّاب کو چاہئے کہ گوشت بناتے وَقت حرام اَجزا جُدا کر کے پھینک دے۔ جسے گوشت کھانا ہو اُس پر ذبیحہ کی **حرام** چیزوں کی شناخت فرض اور **مکروہِ تحریمی** اجزا کی پہچان واجِب ہے تا کہ گناہوں بھری چیزیں نہ کھا ڈالے۔ (گوشت کے نہ کھائے جانے والے اجزا کا بیان آگے آرہا ہے)

﴿16﴾ گوشت فَروش کو چاہئے کہ قربانی کے دنوں میں پیسے کمانے کی حرص کے سبب شریعت کی خلاف ورزی کرتے ہوئے 100 جانور غَلَط سلط کاٹ کر اپنی آخِرت داؤ پر لگانے کے بجائے شریعت کے مطابِق بے شک صِرف ایک ہی جانور کاٹے، اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ دونوں جہانوں میں اِس کی خوب برکتیں پائے گا کہ پیسوں کے لالچ میں جلد بازی کی وجہ سے اِس کام میں بسا اوقات بَہُت

سارے گناہ کرنے پڑ جاتے ہیں۔

﴿17﴾ بعض گوشْت فروش بیچنے کے بڑے (اور چھوٹے) جانور کی کھال اُتار لینے کے بعد گوشْت کے اندر موجود دل میں کٹ لگا کر اُس میں یا خون کی بڑی نس میں پائپ کے ذَرِیعے پانی چڑھاتے ہیں، اِس طرح کرنے سے گوشْت کا وَزْن بڑھ جاتا ہے۔ اِس طرح کا گوشْت دھوکے سے بیچنا بھی حرام اور جہنَّم میں لے جانے والا کام ہے۔ بعض مُرغی کا گوشْت بیچنے والے ذَبح کے بعد مُرغی کے پَر اُتار کر پیٹ کی صفائی کر کے صِرف دل اُس میں لگا رہنے دیتے اور اُس مرغی کو تقریباً 15 مِنَٹ کیلئے پانی میں ڈال دیتے ہیں، اِس طرح اِس کے گوشْت کا وَزْن تقریباً 150 گرام بڑھ جاتا ہے۔ ذَبح شُدہ کمزور بکرے کے ٹھنڈا ہونے کے بعد اُس کی بونگ کے ذَرِیعے گوشت میں منہ سے ہوا بھر کر گوشت کو پھلا دیتے ہیں، گاہک گوشت لیکر گھر پہنچتا ہے تو ہوا نکل چکی ہوتی ہے اور گوشت کی تہ والی ہڈیاں رہ جاتی ہیں۔ یہ بھی سراسر دھوکا ہے، بالخصوص قربانی کے دنوں میں وَزْن سے بیچے جانے والے زندہ بکروں وغیرہ کو بَیسن (یعنی چنے کا آٹا) کھلا کر اُوپر خوب پانی وغیرہ پلا کر ان کا وَزْن بڑھا دیا جاتا ہے، ایسے جانور بھی یُوں دھوکے سے بیچنا گناہ ہے۔ یاد رکھئے! حرام کمائی میں کوئی بھلائی نہیں۔ **فرمانِ مصطَفٰے** صَلَّی اللّٰہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم: **جس** نے حرام کا ایک لقمہ کھایا اُس کی چالیس دن کی نَمازیں قَبول نہیں کی جائیں گی اوراس کی دعا چالیس دن تک نامقبول ہوگی۔ **(اَلْفِردَوس بمأثور الْخطّاب ج ۳ ص ۵۹۱ حدیث ۵۸۵۳)** مزید ایک روایت میں ہے: ''انسان کے پیٹ میں جب **حرام کا لُقمہ** پڑتا ہے، زمین و آسمان کا ہر فِرِشتہ اُس پر اُس وقت تک لعنت کرتا ہے جب تک کہ وہ حرام لقمہ

اُس کے پیٹ میں رہے اور اگر اسی حالت میں مر گیا تو اس کا ٹھکانہ جہنّم ہوگا۔''

(مُکاشَفَۃُ القُلُوب ص ١٠)

﴿18﴾ دُرُست کام کرنے میں یقیناً وَقت زیادہ صَرف ہوگا، اِس پر ہوسکتا ہے ہم پیشہ افراد مذاق بھی اُڑائیں مگر اِس پر صَبْر کیجئے، خبردار! کہیں شیطان لڑائی بِھڑائی میں اُلجھا کر گناہوں میں نہ پھنسا دے!

﴿19﴾ گوشْت کا جو حصّہ گوبر یا ذَبْح کے وَقْت نکلے ہوئے خون والا ہو جائے، اُس کو جُدا رکھئے اور گوشْت کے مالِک کو بتا دیجئے تا کہ وہ اسے الگ سے پاک کر سکے۔ پکانے میں اگر ایک بھی ناپاک بوٹی ڈال دی تو وہ پوری دیگ کا قورمہ یا بریانی ناپاک کر دے گی اور اس کا کھانا حرام ہو جائے گا۔ (یاد رہے! ذَبْح کے بعد گردن کے کٹے ہوئے حصّے پر بچا ہوا خون اور گوشْت کے اندر مَثَلاً پیٹ میں یا چھوٹی چھوٹی رگوں میں جو خون رہ جاتا ہے وہ نیز دل، کلیجی وغیرہ کا خون پاک ہوتا ہے۔ ہاں دمِ مَسْفُوح یعنی ذَبْح کے وَقْت جو خون بہ کر نکل چکا وہ اگر کٹے ہوئے گلے وغیرہ کو لگ گیا تو ناپاک کر دے گا)

﴿20﴾ جانور کاٹنے اور کٹوانے والے کو چاہئے کہ آپَس میں اُجرت طے کر لیں کیوں کہ مسئلہ یہ ہے کہ جہاں دَلالۃً (UNDERSTOOD) یعنی علامت سے معلوم ہو، یا

صَراحَۃً (یعنی کھلّم کھلّا، ظاہِراً) اُجرت ثابِت ہو وہاں طے کرنا واجِب ہے۔ایسے موقع پر طے کرنے کے بجائے اِس طرح کہہ دینا: کام پر آ جاؤ دیکھ لیں گے، جو مناسِب ہوگا دیدیں گے،خوش کردیں گے،خرچی ملے گی وغیرہ الفاظ قَطْعاً ناکافی ہیں۔بِغیر طے کئے اُجرت لینا دینا گناہ ہے، طے شُدہ سے زائد طَلَب کرنا بھی ممنوع ہے۔ہاں جہاں ایسا مُعاملہ ہو کہ کام کروانے والے نے کہا: کچھ نہیں دوں گا،اُس نے کہہ دیا: کچھ نہیں لوں گا۔اور پھر کام کروانے والے نے اپنی مرضی سے دے دیا تو اس لین دَین میں کوئی حَرج نہیں۔

گوشت کے 22 اَجزا جو نہیں کھائے جاتے

فیضانِ سنّت جلد اوّل اوپر سے **صَفْحَہ 405 تا 408** پر ہے: میرے آقا اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان عَلَیہِ رَحمَۃُ الرَّحمٰن فرماتے ہیں: حلال جانور کے سب اجزا حلال ہیں مگر بعض کہ حرام یا ممنوع یا مکروہ ہیں ﴿1﴾ رگوں کا خون ﴿2﴾ پِتّا ﴿3﴾ پُھکنا (یعنی مَثانہ) ﴿5،4﴾ علاماتِ مادہ ونَر ﴿6﴾ بَیضے (یعنی کپورے) ﴿7﴾ غُدود ﴿8﴾ حرام مغز ﴿9﴾ گردن کے دو پٹھے کہ شانوں تک کھنچے ہوتے ہیں ﴿10﴾ جگر (یعنی کلیجی) کا خون ﴿11﴾ تِلی کا خون

﴿12﴾ گوشت کا خون کہ بعدِ ذَبح گوشت میں سے نکلتا ہے ﴿13﴾ دل کا خون ﴿14﴾ پِت یعنی وہ زَرد پانی کہ پِتّے میں ہوتا ہے ﴿15﴾ ناک کی رَطُوبت کہ بَھیڑ میں اکثر ہوتی ہے ﴿16﴾ پاخانے کا مقام ﴿17﴾ اَوجھڑی ﴿18﴾ آنتیں ﴿19﴾ نُطفہ[1] ﴿20﴾ وہ نُطفہ کہ خون ہوگیا ﴿21﴾ وہ (نُطفہ) کہ گوشت کا لوتھڑا ہوگیا ﴿22﴾ وہ کہ (نُطفہ) پورا جانور بن گیا اور مردہ نکلا یا بے ذَبح مر گیا۔ (فتاوٰی رضویہ ج ۲۰ ص ۲۴۰، ۲۴۱)

سمجھدار قصاب بَعض ممنوعہ چیزیں نِکال دیا کرتے ہیں مگر بَعض میں ان کو بھی معلومات نہیں ہوتیں یا بے اِحتِیاطی برتتے ہیں۔ لہٰذا آج کل عُمُوماً لاعلمی کی وجہ سے جو چیزیں سالن میں پکائی اور کھائی جاتی ہیں ان میں سے چند کی نِشاندہی کرنے کی کوشِش کرتا ہوں۔

خون

ذَبح کے وَقت جو خون نکلتا ہے اُس کو ''دَمِ مَسفُوح'' کہتے ہیں۔ یہ ناپاک ہوتا ہے اس کا کھانا **حرام** ہے۔ بعدِ ذَبح جو خون گوشت میں رَہ جاتا ہے مَثَلاً گردن کے کٹے ہوئے حصّے پر، دل کے اندر، کلیجی اور تلّی میں اور گوشت کے اندر کی چھوٹی چھوٹی رگوں میں یہ اگرچِہ ناپاک نہیں مگر اس خون کا بھی کھانا **ممنوع** ہے۔ لہٰذا پکانے سے پہلے صَفائی کر لیجئے۔

مدینہ

[1] منی

گوشت میں کئی جگہ چھوٹی چھوٹی رگوں میں خون ہوتا ہے ان کی نگہداشت کافی مشکِل ہے، پکنے کے بعد وہ رگیں **کالی ڈوری** کی طرح ہو جاتی ہیں۔ خاص کر بھیجے، سری پائے اور مُرغی کی ران اور پَر کے گوشت وغیرہ میں باریک کالی ڈوریاں دیکھی جاتی ہیں کھاتے وَقت ان کو نکال دیا کریں۔ **مُرغی کا دل بھی ثابِت نہ پکائیے، لمبائی میں چار چیرے کر کے اِس کا خون پہلے اچّھی طرح صاف کر لیجئے۔**

حرام مغز

یہ سفید ڈورے کی طرح ہوتا ہے جو کہ بھیجے سے شروع ہو کر گردن کے اندر سے گزرتا ہوا پوری ریڑھ کی ہڈی میں آخر تک جاتا ہے۔ ماہِر قصّاب گردن اور ریڑھ کی ہڈّی کے بیچ سے دو پَر کالے یعنی دو ٹکڑے کر کے **حرام مَغز** نکال کر پھینک دیتے ہیں۔ مگر بارہا بے احتیاطی کی وجہ سے تھوڑا بہُت رہ جاتا ہے اور سالن یا بریانی وغیرہ میں پک بھی جاتا ہے۔ چُنانچہ گردن، چانپ اور کمر کا گوشت دھوتے وَقت **حرام مغز** تلاش کر کے نکال دیا کریں۔ یہ مُرغی اور دیگر پرندوں کی گردن اور ریڑھ کی ہڈی میں بھی ہوتا ہے، پکانے سے قبل اس کو نکالنا بہُت مشکِل ہے لہٰذا کھاتے وَقت نکال دینا چاہیے۔

پٹھے

گردن کی مضبوطی کیلئے اِس کی دونوں طرف پیلے رنگ کے دو لمبے لمبے **پٹّھے**

کندھوں تک **کِھچے** ہوئے ہوتے ہیں۔ان **پٹّھوں** کا کھانا ممنوع ہے۔گائے اور بکری کے تو آسانی سے نظر آجاتے ہیں مگر مُرغی اور پرندوں کی گردن کے پٹّھے بآسانی نظر نہیں آتے ،کھاتے وَقْت ڈھونڈ کر یا کسی جاننے والے سے پوچھ کر نکال دیجئے۔

غُدُود

گردن پر، حَلْق میں اور بعض جگہ چربی وغیرہ میں چھوٹی بڑی کہیں سُرخ اور کہیں مٹیالے رنگ کی گول گول گانٹھیں ہوتی ہیں ان کو عَرَبی میں غُدَّہ اور اُردو میں **غُدُود** کہتے ہیں۔ یہ بھی مت کھایئے، پکانے سے پہلے ڈھونڈ کر نکال دیجئے۔اگر پکے ہوئے گوشْت میں بھی نظر آجائے تو نکال دیجئے۔

کپُورا

کپُورے کو خُصیَہ ،فَوطہ یا بَیْضَہ بھی کہتے ہیں ان کا کھانا **مکروہ تحریمی** ہے۔یہ بیل، بکرے وغیرہ (نَر یعنی مُذَکَّر) میں نُمایاں ہوتے ہیں ۔مُرغے (نَر) کا پیٹ کھول کر آنتیں ہٹائیں گے تو پیٹھ کی اندرونی سطح پر انڈے کی طرح سفید دو چھوٹے چھوٹے بیج نُما نظر آئیں گے یہی **کپُورے** ہیں۔ان کو نکال دیجئے۔**افسوس!** مسلمانوں کی بعض ہوٹلوں میں دل ،کلیجی کے علاوہ بیل، بکرے کے کپُورے بھی توے پر بھون کر پیش کئے جاتے ہیں غالِباً ہوٹل کی زَبان میں اس ڈِش کو ''کٹا کٹ'' کہا جاتا ہے۔(شاید اس کو ''کٹا کٹ'' اِس لئے

کہتے ہیں کہ گاہک کے سامنے ہی دِل یا کپُورے وغیرہ ڈال کر تیز آواز سے توے پر کاٹتے اور بُھونتے ہیں اِس سے ''کٹا کٹ'' کی آواز گونجتی ہے)

اَوجھڑی

اَوجھڑی کے اندر غلاظت بھری ہوتی ہے اِس کا کھانا **مکروہِ تحریمی** ہے مگر مسلمانوں کی ایک تعداد ہے جو آج کل اِس کو شوق سے کھاتی ہے۔

''یا رسولَ اللہ آپ پر جان قربان'' کے بائیس حُرُوف کی نِسبت سے قُربانی کی کھالیں جمع کرنے والے کیلئے 22 نیّتیں اور احتیاطیں

دو فرامینِ مصطَفٰے صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ والہٖ وسلَّم: ﴿1﴾ ''**مسلمان کی نیّت اس کے عمل سے بہتر ہے۔**'' (مُعجَم کبیر ج ٦ ص ١٨٥ حدیث ٥٩٤٢) ﴿2﴾ ''**اچھی نیّت بندے کو جنّت میں داخِل کر دیتی ہے۔**'' (اَلفِردَوس بمأثور الخطّاب ج ٤ ص ٣٠٥ حدیث ٦٨٩٥)

دو مَدَنی پھول: (۱) بغیر اچھی نیّت کے کسی بھی عملِ خیر کا ثواب نہیں ملتا (۲) جتنی اچھی نیّتیں زیادہ، اتنا ثواب بھی زیادہ۔

﴿۱﴾ رِضائے الٰہی عَزَّوَجَلَّ کیلئے اچھی اچھی نیّتیں کرتا ہوں ﴿۲﴾ ہر حال میں شَریعت و سنّت کا دامن تھامے رہوں گا ﴿۳﴾ قربانی کی کھالوں کے لئے بھاگ دوڑ کے ذَرِیعے

دعوتِ اسلامی کے ساتھ تعاوُن کروں گا ﴿٤﴾ کوئی لاکھ بدسُلوکی کرے مگر اظہارِ غصّہ اور ﴿٥﴾ بداَخلاقی سے پرہیز کر کے **دعوتِ اسلامی** کی ناموس وعزّت کی حفاظت کروں گا ﴿٦﴾ قربانی کی کھالوں کے سبب لاکھ مصروفیّت ہوئی بِلاعُذرِ شَرْعی کسی بھی نَماز کی **جماعت** تو کیا **تکبیرِ اُولیٰ** بھی تَرْک نہیں کروں گا ﴿٧﴾ پاک لباس مع عِمامہ شریف اور تہبند شاپر وغیرہ میں ڈال کر **نَمازوں** کیلئے ساتھ رکھوں گا (حسبِ ضَرورت بستے وغیرہ پر بھی رکھ سکتے ہیں۔ اِس کی خاص تاکید ہے، کیوں کہ ذَبْح کے وَقْت نکلا ہوا خون نَجاستِ غَلِیظَہ اور پیشاب کی طرح ناپاک ہے اور کھالیں جمع کرنے والے کا اپنے کپڑے پاک رکھنا انتِہائی دشوار ہے۔ بہارِ شریعت جلد اوّل صَفْحَہ 389 پر ہے: ''**نَجاستِ غَلِیظَہ** کا حکم یہ ہے کہ اگر کپڑے یا بدن میں ایک دِرہَم سے زیادہ لگ جائے تو اُس کا پاک کرنا فرض ہے، بے پاک کیے نَماز پڑھ لی تو ہوگی ہی نہیں اور قصداً پڑھی تو گناہ بھی ہوا اور اگر بہ نیّتِ اِستِخفاف (یعنی اِس حکمِ شریعت کو ہلکا جان کر) ہے تو **کُفر** ہوا اور اگر دِرہَم کے برابر ہے تو پاک کرنا واجِب ہے کہ بے پاک کیے نَماز پڑھی تو مکروہِ تَحرِیمی ہوئی یعنی اَیسی نَماز کا اِعادہ واجِب ہوا اور قصداً پڑھی تو گُنہگار بھی ہوا اور اگر دِرہَم سے کم ہے تو پاک کرنا سنّت ہے کہ بے پاک کیے نَماز ہو گئی مگر خِلافِ سنّت ہوئی اور اس کا اِعادہ بہتر ہے'') ﴿٨﴾ **مسجِد**، گھر، مکتب اور مدرسے وغیرہ کی دَرِیّوں، چٹائیوں، کارپیٹ، اور دیگر چیزیں خون آلود ہونے سے بچاؤں گا (وُضُو خانے کے گیلے فرش یا پائیدان وغیرہ پر بھی خون آلود پاؤں سَمیت جانے سے بچنے اور وُضُو کرتے ہوئے خوب اِحتیاط کرنے کی ضَرورت ہے ورنہ نَجاست کی آلودَگی اور ناپاک پانی کے چھینٹوں

سے اپنے ساتھ دوسروں کو بھی ناپاک کر ڈالنے کا احتمال رہے گا) ﴿۹﴾ خون آلود بدبودار کپڑوں سَمیت مسجد میں نہیں جاؤں گا (بدبو نہ بھی آتی ہو تب بھی ناپاک بدن یا کپڑا یا چیز مسجد میں لے جانا منع ہے۔ زخم، پھوڑے، کپڑے، عمامے، چادر، بدن یا ہاتھ منہ وغیرہ سے بدبو آتی ہو تو تب بھی مسجد کے اندر داخِل ہونا حرام ہے۔ **فیضانِ سنّت** جلد اوّل صفحہ نیچے سے 1217 پر ہے: مسجِد کو (بد) **بُو** سے بچانا واجِب ہے وَلِہٰذا مسجِد میں مِٹّی کا تیل جلانا حرام، مسجِد میں دِیا سَلائی (یعنی ماچس کی تِیلی) سُلگانا حرام، حتّٰی کہ حدیث میں ارشاد ہوا: مسجِد میں کچّا گوشت لے جانا جائز نہیں۔ (ابنِ ماجہ ج ۱ ص ۴۱۳ حدیث ۷۴۸) حالانکہ کچّے گوشت کی (بد) **بُو** بہُت **خَفِیف** (یعنی ہلکی) ہے ﴿۱۰﴾ قلم، رسید بُک، پیڈ، گلاس، چائے کے پیالے وغیرہ پاک چیزوں کو ناپاک خون نہیں لگنے دوں گا (فتاوٰی رضویہ **مُخَرَّجہ** جلد 4 صَفْحَہ 585 پر ہے ''پاک چیز کو (بلا اجازتِ شرعی) ناپاک کرنا حرام ہے'') ﴿۱۱﴾ جو دوسرے اِدارے کو کھال دینے کا وعدہ کرچکا ہوگا اُس کو بدعہدی کا مشورہ نہیں دوں گا (آسان طریقہ یہ ہے کہ اچّھی اچّھی نیّتوں کے ساتھ آپ سارا ہی سال **مُتوَجِّہ** رہئے اور خود ہی پَہَل کر کے کھال بُک کروا کر رکھئے) ﴿۱۲﴾ اپنی طے شُدہ کھال اگر کسی سنّی اِدارے کا آدمی لینے نہیں پہنچا، یا ﴿۱۳﴾ غَلَطی سے میرے پاس آ گئی تو بہ نیّتِ ثواب اُدھر دے آؤں گا ﴿۱٤﴾ جو کھال دے گا ہو سکا تو اُس کو مکتبۃُ المدینہ کا کوئی رسالہ یا پمفلٹ تحفۃً پیش کروں گا ﴿۱۵﴾ نیز اُس کو ''شکریہ، **جَزاكَ الله**'' کہوں گا

(**فرمانِ مصطفٰے** صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم: **مَنْ لَّمْ یَشْکُرِ النَّاسَ لَمْ یَشْکُرِ اللّٰہَ۔** یعنی جس نے لوگوں کا شکریہ ادا نہ کیا اس نے **اللہ** عَزَّوَجَلَّ کا بھی شکر ادا نہ کیا۔(ترمذی ج۳ص۳۸۴حدیث ۱۹۶۲)) ﴿۱۶﴾ کھال دینے والے پر انفِرادی کوشِش کر کے اُس کو سنّتوں بھرے اجتماع اور ﴿۱۷﴾ مَدَنی قافِلوں میں سفر وغیرہ کی رغبت دلاؤں گا ﴿۱۸﴾ بعد میں بھی اُس سے رابِطہ رکھ کر کھال دینے کے اِحسان کے بدلے میں اُسے مَدَنی ماحول میں لانے کی کوشِش کروں گا اگر ﴿۱۹﴾ وہ مَدَنی ماحول میں ہوا تو اُسے مَدَنی قافِلے کا مسافِر یا ﴿۲۰﴾ مَدَنی اِنْعامات کا عامِل بناؤں گا یا ﴿۲۱﴾ کوئی نہ کوئی مزید مَدَنی ترکیب کروں گا (ذمّے داران کو چاہئے کہ بعد میں وَقت نکال کر کھال دینے والوں کا شکریہ ادا کرنے ضَرور جائیں نیز ان سب مُحسنین کو علاقائی سطح پر یا جس طرح مناسِب ہو اکٹّھا کر کے مختصراً نیکی کی دعوت اور لنگرِ رسائل وغیرہ کی ترکیب فرمائیں ۔رسائل کی دعوتِ اسلامی کے چندے سے نہیں جُداگانہ ترکیب کرنی ہوگی) ﴿۲۲﴾ دُور و نزدیک جہاں سے بھی کھال اُٹھانے (یا بستہ یا کوئی سا کام سنبھالنے) کا ذمّے دار اسلامی بھائی حکم فرمائیں گے، بِلا رَدّ و کد اِطاعت کروں گا۔ (یہ نیّتیں بَہُت کم ہیں، علمِ نیّت سے آشنا مزید بَہُت ساری نیّتیں نکال سکتا ہے)

ایک اہم شَرعی مسئلہ

ہمیشہ قربانی کی کھالیں اور نفلی عطیّات ''**کُلّی اختیارات**'' یعنی کسی بھی نیک اور جائز

کام میں خرچ کر لئے جائیں اس نیّت سے عنایت فرمایا کریں کیونکہ اگر مخصوص کر کے دیا مَثَلاً کہا کہ: ''یہ **دعوتِ اسلامی** کے مدرَسے کیلئے ہے''تو اب مسجِد یا کسی اور مد (یعنی عنوان) میں اس کا استِعمال کرنا گناہ ہو جائے گا۔ لینے والے کو بھی چاہیے کہ اگر کسی مخصوص کام کیلئے بھی چندہ لے تو اِحتیاطاً کہہ دیا کرے کہ ہمارے یہاں مَثَلاً دعوتِ اسلامی میں اور بھی دینی کام ہوتے ہیں،آپ ہمیں ''**کُلّی اختیارات**'' دے دیجئے تا کہ یہ رقم دعوتِ اسلامی جہاں مناسب سمجھے وہاں نیک اور جائز کام میں خرچ کرے۔ یاد رہے! چندہ دینے والا ''ہاں'' کرے اور وہ چندے یا کھال وغیرہ کا اصل مالِک ہو تو ہی ''اجازت'' مانی جائے گی۔ لٰہذا چندہ یا کھال پیش کرنے والے سے پوچھ لیا جائے کہ یہ کس کی طرف سے ہے اگر کسی اور کا نام بتائے تو اب اس کا ''ہاں'' کرنا مفید نہ ہوگا اصل مالِک سے فون وغیرہ کے ذَرِیعے رابطہ کرے۔(زکوٰۃ اور فطرہ دینے والے سے کُلّی اختیارات لینے کی حاجت نہیں کیوں کہ یہ ''شرعی حیلے'' کے ذَریعے استعمال کیے جاتے ہیں)

عالمی مَدَنی مرکز فیضانِ مدینہ محلّہ سوداگران ، پرانی سبزی منڈی ، باب المدینہ کراچی، پاکستان فون:91-4921389

www.dawateislami.net

مدنی التجا: قربانی کے تفصیلی مسائل بہارِشریعت جلد 3 صفحہ 337 تا 353 میں

ملاحظہ فرمائیے۔

رقصِ بسمل کی بہاریں تو منیٰ میں دیکھیں
دلِ خُونابہ فشاں کا بھی تڑپنا دیکھو (حدائقِ بخشش شریف)

صَلُّوا عَلَی الحَبِیب ! صلَّی اللہُ تعالٰی علٰی محمَّد

تُوبُوا اِلَی اللہ ! اَستَغفِرُ اللہ

صَلُّوا عَلَی الحَبِیب ! صلَّی اللہُ تعالٰی علٰی محمَّد

طالبِ غمِ مدینہ و
بقیع ومغفرت و
بے حساب
جنّت الفردوس
میں آقا کا پڑوس

۲۱ ذیقعدۃ الحرام ۱۴۳۲ھ
18 اکتوبر 2011ء

فرمانِ مصطفٰے صَلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم:
اَلصَّمتُ اَرفَعُ العِبَادَةِ خاموشی اعلیٰ درجے کی عبادت ہے۔
(اَلْجامِعُ الصَّغِیر لِلسُّیُوطی حدیث ۵۱۵۸)

یہ رِسالہ پڑھ کر دوسرے کو دے دیجئے

شادی غمی کی تقریبات، اجتماعات، اَعراس اور جلوسِ میلاد وغیرہ میں مکتبۃ المدینہ کے شائع کردہ رسائل اور مَدَنی پھولوں پر مشتمل پمفلٹ تقسیم کر کے ثواب کمائیے، گاہکوں کو بہ نیّتِ ثواب تحفے میں دینے کیلئے اپنی دُکانوں پر بھی رسائل رکھنے کا معمول بنائیے، اخبار فروشوں یا بچّوں کے ذَرِیعے اپنے مَحلّے کے گھر گھر میں ماہانہ کم از کم ایک عدد سنّتوں بھرا رسالہ یا مَدَنی پھولوں کا پمفلٹ پہنچا کر نیکی کی دعوت کی دھومیں مچائیے اور خوب ثواب کمائیے۔

فہرست

فرمانِ مُصطفٰے صَلَّی اللّٰہ تعالٰی علیہ والہٖ وسلَّم: جومجھ پرایک دُرُود شریف پڑھتا ہےاللّٰہ عَزَّوَجَلَّ اُس کیلئے ایک قِیراط اَجر لکھتا اور قِیراط اُحُد پہاڑ جتنا ہے۔(عبدالرزاق)

ماخذ ومراجع

کتاب	مطبوعہ	کتاب	مطبوعہ
قرانِ پاک	مکتبۃ المدینہ باب المدینہ کراچی	مراۃ المناجیح	ضیاءالقران پبلی کیشنز مرکز الاولیاء لاہور
صحیح بخاری	دارالکتب العلمیۃ بیروت	اشعۃ اللمعات	کوئٹہ
صحیح مسلم	دارابن حزم بیروت	الزواجرعن اقتراف الکبائر	دارالمعرفۃ بیروت
سنن ترمذی	دارالفکر بیروت	مکاشفۃ القلوب	دارالکتب العلمیۃ بیروت
سنن ابن ماجہ	دارالمعرفۃ بیروت	لطائف المنن والاخلاق	دارالکتب العلمیۃ بیروت
مسندامام احمد	دارالفکر بیروت	درۃ الناصحین	دارالفکر بیروت
السنن الکبری	دارالکتب العلمیۃ بیروت	حیاۃ الحیوان	دارالکتب العلمیۃ بیروت
المستدرک	دارالمعرفۃ بیروت	ہدایہ	داراحیاء التراث العربی بیروت
معجم کبیر	داراحیاء التراث العربی بیروت	درمختارو ردالمختار	دارالمعرفۃ بیروت
شعب الایمان	دارالکتب العلمیۃ بیروت	عالمگیری	دارالفکر بیروت
الفردوس بماثور الخطاب	دارالکتب العلمیۃ بیروت	بہارِ شریعت	مکتبۃ المدینہ باب المدینہ کراچی
الجامع الصغیر	دارالکتب العلمیۃ بیروت	فتاوٰی رضویہ	رضافاؤنڈیشن مرکز الاولیاء لاہور
مرقاۃ المفاتیح	دارالفکر بیروت	فتاوٰی امجدیہ	مکتبۂ رضویہ باب المدینہ کراچی

سُنّت کی بہاریں

اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ تبلیغِ قراٰن وسنّت کی عالمگیر غیر سیاسی تحریک دعوتِ اسلامی کے مہکے مہکے مَدَنی ماحول میں بکثرت سُنّتیں سیکھی اور سکھائی جاتی ہیں، ہر جمعرات مغرب کی نَماز کے بعد آپ کے شہر میں ہونے والے دعوتِ اسلامی کے ہفتہ وار سُنّتوں بھرے اجتماع میں رضائے الٰہی کیلئے اچھی اچھی نیّتوں کے ساتھ ساری رات گزارنے کی مَدَنی التجا ہے۔ عاشقانِ رسول کے مَدَنی قافلوں میں بہ نیّتِ ثواب سُنّتوں کی تربیت کیلئے سفر اور روزانہ فکرِ مدینہ کے ذریعے مَدَنی انعامات کا رسالہ پُر کر کے ہر مَدَنی ماہ کے ابتدائی دس دن کے اندر اندر اپنے یہاں کے ذمّے دار کو جمع کروانے کا معمول بنا لیجئے، اِنْ شَآءَاللہ عَزَّوَجَلَّ اس کی بَرَکت سے پابندِ سنّت بننے، گناہوں سے نفرت کرنے اور ایمان کی حفاظت کیلئے کُڑھنے کا ذہن بنے گا۔

ہر اسلامی بھائی اپنا یہ ذہن بنائے کہ **"مجھے اپنی اور ساری دنیا کے لوگوں کی اصلاح کی کوشش کرنی ہے۔"** اِنْ شَآءَاللہ عَزَّوَجَلَّ اپنی اصلاح کی کوشش کے لیے **"مَدَنی انعامات"** پر عمل اور ساری دنیا کے لوگوں کی اصلاح کی کوشش کے لیے **"مَدَنی قافلوں"** میں سفر کرنا ہے۔ اِنْ شَآءَاللہ عَزَّوَجَلَّ

مکتبۃ المدینہ کی شاخیں

- کراچی: شہید مسجد، کھارادر۔ فون: 021-32203311
- لاہور: داتا دربار مارکیٹ، گنج بخش روڈ۔ فون: 042-37311679
- سردار آباد (فیصل آباد): امین پور بازار۔ فون: 041-2632625
- کشمیر: چوک شہیداں، میر پور۔ فون: 058274-37212
- حیدر آباد: فیضانِ مدینہ، آفندی ٹاؤن۔ فون: 022-2620122
- ملتان: نزد پیپل والی مسجد، اندرون بوہڑ گیٹ۔ فون: 061-4511192
- اوکاڑہ: کالج روڈ بالمقابل غوثیہ مسجد، نزد تحصیل کونسل ہال۔ فون: 044-2550767
- راولپنڈی: فضل داد پلازہ، کمیٹی چوک، اقبال روڈ۔ فون: 051-5553765
- پشاور: فیضانِ مدینہ، گلبرگ نمبر 1، النور اسٹریٹ، صدر۔
- خان پور: دُرانی چوک، نہر کنارہ۔ فون: 068-5571686
- نواب شاہ: چکرا بازار، نزد MCB۔ فون: 0244-4362145
- سکھر: فیضانِ مدینہ، بیراج روڈ۔ فون: 071-5619195
- گوجرانوالہ: فیضانِ مدینہ، شیخوپورہ موڑ، گوجرانوالہ۔ فون: 055-4225653
- گلزارِ طیبہ (سرگودھا): فون: 048-6007128

فیضانِ مدینہ، محلہ سوداگران، پرانی سبزی منڈی، بابُ المدینہ (کراچی)

مکتبۃ المدینہ (دعوتِ اسلامی)

فون: 021-34921389-93 Ext: 1284

Web: www.dawateislami.net / Email: ilmia@dawateislami.net